ھُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

فاروق

تحریک جدید کا اخبار

قادیان

تاریخہائے اشاعت: ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ... معاونین ... عام خریدار ... ششماہی ... بیرون ہند ...
قیمت فی پرچہ ۱/ ... ایڈیٹر: رشید احمد خان

جلد ۲۴ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۹ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ مطابق ۷ جولائی ۱۹۳۹ء | نمبر ۲۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا موجودہ پتہ " ... کی کوٹھی ۔ شمرو ۔ دھرم سالہ ضلع کانگڑہ "

دارالامان کا ہفتہ

(۱) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ تبدیل آب و ہوا اور بحالیٔ صحت کے لیے ۲ر جولائی ۱۹۳۹ء کو بعد نماز ظہر بذریعہ موٹر دھرم سالہ تشریف لے گئے۔ حضور کے ہمراہ حرم ثانی و حرم رابع اور دو صاحبزادیاں امۃ القیوم بیگم و امۃ الرشید بیگم صاحبہ اور بعض اور بچے بھی گئے ہیں۔ مقامی امیر حضرت مولوی شیر علی صاحب اور امام الصلوٰۃ محترم مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کو مقرر فرما گئے ہیں۔ خدا بخیریت رکھے۔ اور فائز المرام واپس لائے۔ آمین

(۲) **افسوسناک موت**۔ یہ خبر نہایت رنج و الم سے لکھی جاتی ہے۔ کہ میرے مکرم دوست حکیم دین محمد صاحب سلمہ اللہ کا اکلوتا ہونہار بچہ ۱۳ سالہ خوبرو پاک خو جو آٹھویں جماعت ہائی سکول قادیان میں تعلیم پاتا تھا۔ بعارضہ تپ محرقہ ۲۸ یوم بیمار رہ کر ۲۹ر جون ۳۹ء کو والدین سے دائمی مفارقت کر کے خدا سے جا ملا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہمیں اس صدمہ میں حکیم صاحب اور مرحوم کی والدہ محترمہ اور جملہ متعلقین سے دلی ہمدردی ہے۔ خدا مرنے والے کو جنت الفردوس اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے کر نعم البدل عطا کرے۔ آمین۔

توسیع اشاعت فاروق کی ماہواری رپورٹ
اور احباب کا شکریہ

۲۸ر مئی ۳۹ء کے پرچے میں صفحہ ۲ پر گذشتہ رپورٹ ترقی اشاعت فاروق کی شائع ہو چکی ہے۔ اس کے بعد ۲۸ر جون تک ایک ماہ کے اندر ۴۹ خریدار ہوئے۔ جن میں سے ۳۳ خریدار احباب ذیل کی تحریک سے اور ۱۶ خود خریدار بنے۔ اور اس ماہ زیر اشاعت میں تین خریداران کے نام اخبار بند کر دیا۔ کیونکہ ان کے وی۔ پی واپس آ گئے تھے۔ اور چندہ وصول نہ ہوا تھا۔ پس ۷ر جولائی تک سابقہ ۹۸۹ اور ۴۹ ملا کر کل ۱۰۳۸ خریدار ہو گئے۔ الحمد للہ علیٰ احسانہٖ۔ جن میں سے تین خریدار جن کا چندہ وصول نہیں ہوا۔ کم ہو گئے تھے۔ مگر گذشتہ ماہ جن ۱۸ خریداروں کا اخبار بوجہ عدم وصولی چندہ بند کیا گیا تھا۔ ان میں سے تین خریداروں نے چندہ ارسال کر کے اخبار جاری کرا لیا۔ لہٰذا یہ تین کی کمی خدا کے فضل سے پوری ہو کر یہ پرچہ ڈاک میں ۹۶۲ بھیجا گیا ہے۔ اور ۷۶ لوکل خریداروں کو دیا گیا۔ کل ۱۰۳۸ شائع ہوا۔ میں احباب ذیل کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے اپنے اخلاص سے فاروق کی ترقی اشاعت کے لیے خاص کوشش فرمائی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

مکرم خان صاحب رشید احمد خان ۱۳
مکرمی چودھری فتح محمد صاحب بٹالوی ۵ مزید
مکرمی بابو محمد افضل صاحب انچارج کوئلہ گودام۔ ۳
مکرمی چودھری محمد علی صاحب چک ۲۳۲ ۳
مکرمی مولوی غلام احمد صاحب فرخ ۲
مکرمی ملک مبارک احمد خانصاحب ۱ مزید
مکرمی ایم کریم خاں صاحب۔ ۱ مزید
مکرمی حافظ احمد دین صاحب ۱
مکرمی مولوی غلام احمد صاحب ارشد۔ ۱
مکرمی مولوی خلیل الرحمٰن صاحب پشاور ۱ مزید
مکرمی محمد اسماعیل صاحب نائب امیر جماعت ۱
مکرمی سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدر آباد دکن ۱

میں پھر ان دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اجر عظیم بخشے۔ اور اس سے زیادہ خدمت کی توفیق عطا فرمائے آمین

اگر اسی طرح فاروق کے دوسرے احباب بھی کوشش کریں۔ تو اسی سال کے اندر اندر فاروق کی اشاعت ڈیڑھ ہزار تک ہو جائے گی۔ اور جب دو ہزار اشاعت تک فاروق پہنچ جائے گا۔ تو انشاء اللہ العزیز حسب منشاء حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فاروق کے صفحات بجائے ۱۲ کے ۲۰ کر دیئے جاوینگے

کیا فاروق کے ہمدرد اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے منشاء مبارک کو پورا کرنے کے دل و جان سے خواہشمند احباب اس آواز پر کان دھریں گے۔ اور ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تعمیل میں سرگرم کوشش ہو کر فاروق کی اشاعت دو ہزار کرنے کی جدوجہد میں مصروف ہو جائیں گے۔ امید ہے۔ کہ ضرور ہونگے۔ خدا آپ کو توفیق دے۔ آمین (ایڈیٹر)

خریداران فاروق کا فرض

میں تو یہی سمجھتا ہوں۔ کہ فاروق کے ہر خریدار کا یہ اخلاقی اور قومی فرض ہے۔ کہ وہ فاروق کے لیے خریدار پیدا کر کے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہٖ کے منشاء کو پورا کرے۔ جو فاروق کے متعلق حضور کا ارشاد ہے۔ (منیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی ایک اہم تصنیف کا نیا ایڈیشن

جیسا کہ احباب کو معلوم ہوگا۔ The truth about the Split (آئینہ صداقت) موجودہ وقت میں نایاب ہو چکی تھی۔ اسکی بڑھتی ہوئی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے دفتر تحریک جدید نے اسے دوبارہ چھپوایا ہے۔ پہلے ایڈیشن کی نقل کرنے کی بجائے اس دفعہ اصل اردو کتاب آئینہ صداقت سے ترجمہ کرکے احباب کے سامنے پیش کی گئی ہے۔ مزید سہولت کے لئے عربی اور اردو الفاظ جو اسمیں استعمال ہوئے ہیں۔ فرہنگ کی صورت میں سلیس انگریزی میں تشریح کرکے کتاب کے اخیر میں لگا دیئے گئے ہیں۔ قرآنی آیات کے بلاک بھی تیار کروائے گئے ہیں۔ کتاب کا کاغذ چکنا ہے۔ اور جلد جرمنی کپڑے کی مضبوط کرائی گئی ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ چھ آنے رکھی گئی ہے۔

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے یہ کتاب مولوی محمد علی صاحب کی کتاب The Split کے جواب میں لکھی ہے۔ جو مولوی صاحب نے ۱۹۱۴ء کے اختلافات کے بعد جب ہندوستان اور دیگر ممالک میں سلسلہ عالیہ کو بار آور ہوتے دیکھا۔ تو انہوں نے اس کے خلاف اور کوئی حیلہ نہ کارگر ہوتے دیکھ کر ہمارے عقائد کو بُری سے بُری شکل میں پیش کرکے اور غلط واقعات کو اس میں زیب دے کر ہماری ترقی میں رکاوٹ پیدا کرنی چاہی۔ انگریزی دان محققین میں تبلیغ کے لئے بہترین چیز ہے۔ (انچارج دفتر تحریک جدید) نوٹ:۔ یہ کتب خانہ قاسم العلوم قادیان سے بھی مل سکتی ہے

مرکزی سکولوں میں تعطیلات

جامعہ احمدیہ ۱۵ جولائی سے اور مدرسہ احمدیہ۔ نصرت گرلز ہائی سکول اور تعلیم الاسلام ہائی سکول عملاً ۲۶ جولائی گیارہ بجے سے بند ہو جائیں گے۔ اور ۴ ستمبر بروز اتوار یہ تمام درسگاہیں موسمی تعطیلات کے اختتام پر کھل جائیں گی۔

قابل فروخت قطعات اراضی آبادی جدید قادیان

اس وقت قادیان کی نئی آبادی کے اکثر محلوں میں اچھے اچھے موقع کے سکنی قطعات قابل فروخت موجود ہیں۔ مثلاً محلہ دارالرحمت۔ محلہ دارالشکر۔ محلہ دارالیسر اور محلہ دارالبرکات میں اور ہر موقع کے مطابق علیحدہ علیحدہ نرخ مقرر ہیں۔ اور چونکہ اس وقت حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمدؐ صاحب ایم۔ اے ایدہ اللہ نے فروخت اراضی کا کام خاکسار کے سپرد فرمایا ہوا ہے۔ اسلئے اطلاعاً اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ تا اطلاع ثانی خرید اراضی کے متعلق (ترسیل زرِ ثمن کے سوا باقی) ہر ایک قسم کی خط و کتابت وغیرہ خاکسار کے ساتھ کی جائے۔ اور زرِ ثمن براہِ راست حضرت ممدوح کی خدمت میں ارسال کیا جائے۔

اس کے علاوہ پرائیویٹ قطعات بھی اچھے اچھے موقع کے مختلف محلوں میں اس وقت قابل فروخت موجود ہیں۔ خواہشمند احباب خود تشریف لاکر یا بذریعہ خط و کتابت حسب ضرورت قطعات پسند کرکے سودا کر سکتے ہیں۔ نیز جو احباب اپنا خرید ا ہوا کوئی قطعہ وغیرہ یا مکان فروخت کرنا چاہتے ہوں۔ وہ بھی خاکسار کے ذریعہ سے فروخت کا انتظام کر سکتے ہیں۔

خاکسار پروفیسر محمد اسمٰعیل احمدی مہتمم فروخت اراضی قادیان

چیدہ خبریں

—— یروشلم ۲۹ جون۔ آج فلسطین کے سابق مفتی اعظم پر حملہ کیا گیا۔ برطانوی باڈی گارڈ نے حملہ آور کو گولی سے ہلاک کر دیا۔

—— یروشلم ۲۹ جون۔ معلوم ہؤا ہے۔ کہ یہودیوں نے آج عربوں کی ایک جماعت پر حملہ کر دیا۔ جس سے دس عرب شہید اور بیسیں زخمی ہوئے۔ شہر میں کرفیو آرڈر کا نفاذ کر دیا گیا ہے۔

—— قاہرہ کی ایک اطلاع منظر ہے۔ کہ عنقریب جدہ میں دنیا بھر کے مقتدر مسلم طبیبوں کی ایک کانفرنس منعقد ہوگی۔ جس میں مصر۔ شرق قریب۔ ہندوستان ہند چینی۔ جاوا۔ سماٹرا وغیرہ کے مسلمان ڈاکٹر جمع ہوں گے۔

—— حیفہ ۲۹ جون۔ اندازہ کیا گیا ہے۔ فلسطین کی موجودہ جدوجہد آزادی میں ۱۵ ہزار عرب بچے یتیم ہو گئے ہیں۔ عرب سٹوڈنٹس لیگ نے ان یتیموں کی امداد کے لئے اپیل کی ہے۔

—— مراد آباد۔ ۲۸ جون۔ گذشتہ شب ۲½ کے قریب چاندپور سیاؤ اور ہلداؤ اسٹیشنوں کے درمیان دہلی ڈیرہ دون ایکسپریس کو زبردست حادثہ پیش آیا۔ انجن اور تین مال کے اور تین مسافروں کے ڈبے الٹ گئے۔ دس آدمی ہلاک اور اکیس زخمی ہوئے۔

—— حیدر آباد دکن ۲۸ جون۔ کل یہاں آریوں کی شرارت کی وجہ سے مسلمانوں اور سکھوں میں فساد ہو گیا جس کی وجہ سے ایک سکھ ہلاک اور ایک مسلمان شدید مجروح ہؤا۔ پولیس نے حالات پر قابو پالیا۔

—— صوبہ سرحد میں احراریوں اور خاکساروں کے درمیان متعدد مقامات پر فساد ہو چکے ہیں۔

—— لاہور ۲۸ جون۔ آریہ سماجیوں نے ریاست حیدر آباد کے خلاف جو شورش بپا کر رکھی ہے۔ اس کی وجہ سے تمام ہندوستان کے مسلمانوں میں بے چینی پیدا ہو گئی ہے۔ صوبہ سرحد کے مسلمان خاص طور پر مضطرب ہو رہے ہیں۔ آج لاہور میں ایک جلسہ بھی ہؤا جس میں طے کیا گیا ہے۔ کہ اگر آریوں نے اپنی شورش بند نہ کی۔ تو مسلمان ۱۵ جولائی کے بعد آریہ جتھوں کو روکنے کے لئے عملی اقدام کریں گے۔

—— معلوم ہؤا ہے۔ کہ صوبہ سرحد کا ایک نمائندہ وفد لاہور آیا ہے۔ جو آریہ سماجی لیڈروں کو مشورہ دے گا۔ کہ حیدر آباد کے خلاف اپنی شورش بند کی جائے۔ ورنہ اس کا اثر قبائل آزاد کے ہندوؤں پر خصوصاً اور صوبہ سرحد کے ہندوؤں پر عموماً پڑے گا۔ غالباً یہ وفد دہلی بھی جائے گا۔

—— شملہ ۳۰ جون وزارت مالیات حکومت ہند ۵ جولائی کو ۱۰ کروڑ روپیہ قرضہ لے گی۔ یہ قرضہ ۱۹۳۹-۴۴ء کے لئے ۳ فی صدی شرح سود پر لیا جائیگا۔

—— ڈینزگ ۲۹ جون۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ جرمنی نے ڈینزگ پر قبضہ کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا ہے۔ چنانچہ آج بعد دوپہر چار ہزار جرمن سپاہی ڈینزگ میں داخل ہو گئے ہیں۔

—— اس خبر سے پولینڈ کے سیاسی حلقوں میں غیر معمولی ہیجان و اضطراب پیدا ہو گیا ہے۔ حالات کی نزاکت کے پیش نظر پولیس کو زہریلی گیس سے محفوظ رہنے کے نقاب دے دیئے گئے ہیں۔

—— اس خبر سے برطانی اور فرانسیسی پریس سخت مشتعل ہو رہا ہے۔ اور صاف لکھ رہا ہے کہ برطانیہ اور فرانس پولینڈ کی امداد سے ہرگز پہلو تہی نہیں کریں گے۔

—— وارسا ۲۹ جون۔ جرمنی کا مقابلہ کرنے کے لئے پولینڈ کی افواج اور جنگی بیڑہ تیار ہے۔ عوام جرمنی کے خلاف پرزور مظاہرے کر رہے ہیں۔ بیشمار پولوں نے جرمنی سے مقابلہ کے لئے سر دھڑ کی بازی لگانے کا حلف اٹھایا ہے۔

—— ماسکو ۲۹ جون۔ معلوم ہؤا ہے۔ کہ منگولیا کی سرحد پر روسی اور جاپانی طیاروں کی فضائی جنگ بدستور جاری ہے۔ چونکہ اس جنگ کو روکنے کی تاحال کوئی کوشش نہیں کی گئی اس لئے سیاسی حلقے اس کو ایک زبردست جنگ کا پیش خیمہ خیال کرتے ہیں۔

—— یورپ کے سیاسی حالات روز بروز پیچیدہ ہو رہے ہیں۔ ۲۱ جون کو فرانسیسی وزیر اعظم موسیو ایم ولادیہ نے اس خیال کا اظہار کیا موجودہ بین الاقوامی صورت حالات نے گذشتہ بیس سال کے بعد از سر نو خطرناک صورت اختیار کر لی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاروق

خطبہ جمعہ مورخہ ۲۳ جون ۱۹۳۹ء

اَن پڑھ علم حاصل کرنے کی کوشش کریں

فرمودہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:- مجھے کچھ عرصہ سے

نقرس کی تکلیف

ہے۔ جس کی وجہ سے میں پچھلا جمعہ نہیں پڑھا سکا تھا۔ اور دل میں یہ خواہش تھی۔ کہ یہ جمعہ خود پڑھاؤں۔ اسی لئے دو دن پہلے میں نے باہر نکلنا شروع کر دیا تھا۔ کیونکہ بعض دفعہ جب نقرس کے دورے کا آخر ہوتا ہے۔ تو آہستہ چلنے پھرنے سے فائدہ ہو جاتا ہے چنانچہ دو سال ہوئے۔ جب مجھے اس درد کا پہلا دورہ ہوا۔ تو اس وقت آخری حصہ دورہ میں چلنے پھرنے سے مجھے آرام آگیا تھا۔ مگر اس دفعہ یا تو کوئی بدپرہیزی ہو گئی۔ یا یہ دورے کا آخری حصہ نہیں تھا۔ کہ دو دن باہر نکلنے کے سبب سے کل شام کو پھر مجھے نقرس کی تکلیف ہو گئی۔ ورم بھی ہو گیا۔ اور بخار بھی شروع ہو گیا۔ مگر چونکہ میں نے یہ تکلیف جمعہ کے لئے ہی اٹھائی تھی۔ اسلئے میں نے اپنے دل میں کہا۔ کہ اب مجھے اس کا بدلہ لے لینا چاہیئے۔ اور باوجود تکلیف کے جمعہ خود ہی پڑھانا چاہیئے۔ بعد میں جو ہو گا۔ دیکھا جائے گا۔

میں اس وجہ سے کہ ورم کی وجہ سے زیادہ دیر کھڑا نہیں ہو سکتا۔ اور اس وجہ سے بھی۔ کہ درد کی وجہ سے میں اپنی توجہ پوری طرح قائم نہیں رکھ سکتا۔ اختصار کے ساتھ ایک ایسے امر کی طرف جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ جس کے متعلق

قادیان کی جماعت

کوشش کر رہی ہے۔ اور جس کے نمونہ کو دیکھتے ہوئے باہر کی جماعتوں نے ابھی کوشش کرنی ہے۔ اور وہ تعلیم عامہ کا سوال ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تعلیم کو اتنا ضروری قرار دیا ہے۔ کہ مکہ کے لوگ جن میں پڑھنا لکھنا عیب سمجھا جاتا تھا۔ انہیں بھی آپ نے آہستہ آہستہ تعلیم کی طرف متوجہ کر دیا۔ مکہ کے لوگوں میں پڑھنا لکھنا اس قدر عیب سمجھا جاتا تھا۔ کہ جب ان میں سے کسی شخص کو کوئی کہتا۔ کہ تم پڑھے ہوئے ہو۔ تو وہ جواب میں کہتا۔ کہ کیا تمہارے خیال میں میں شریف خاندان میں سے نہیں ہوں۔ گویا

شرافت کا معیار

ان میں یہ سمجھا جاتا تھا۔ کہ انسان پڑھا ہوا نہ ہو ان میں سے وہی لوگ تعلیم کی طرف توجہ کیا کرتے تھے۔ جنہیں سرکاری کام کے لئے لکھنا پڑھنا سیکھنا پڑتا تھا۔ چنانچہ ہر بڑے خاندان میں سے چند افراد کو چن لیا جاتا تھا۔ اور انہیں لکھنا پڑھنا سکھا کر ان کے سپرد اس قسم کا کام کیا جاتا۔ جس میں تحریر کی ضرورت ہوتی۔ مثلاً رؤساء کی باہمی خط و کتابت ہوئی یا تجارتی معاہدات ہوئے۔ یا لڑائیوں کے متعلق قانون اور ہدایتیں ہوئیں۔ یا کعبہ کے متعلق کوئی بات تحریر میں لانی ہوئی۔ یا شہر کے متعلق کسی قسم کے قانون کا نفاذ کرنا ضروری ہوا۔ تو جن خاندانوں کے سپرد یہ کام ہوا کرتا تھا۔ وہ اپنے میں سے ایک ایک دو دو کو ان کاموں کے لئے معمولی تعلیم دلا دیتے تھے۔ اس قسم کے چند لوگوں کو مستثنےٰ کرتے ہوئے باقی تمام لوگ فخریہ کہا کرتے تھے۔ کہ چونکہ ہم پڑھے ہوئے نہیں۔ اس لئے ہم شریف ہیں۔ ایسی قوم میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پیدا ہوئے۔ اور انہی لوگوں کے درمیان آپؐ نے پرورش پائی۔ جس کے نتیجہ کے طور پر ظاہری حالات کے لحاظ سے آپؐ کے نزدیک علم کی کوئی قدر نہیں ہونی چاہیئے تھی۔ مگر چونکہ آپ کے تمام کام اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے ماتحت تھے۔ اسلئے آپؐ نے اس بارہ میں بھی رائج الوقت خیالات کے خلاف قدم اٹھایا۔ اور

صحابہؓ کو بار بار لکھنے پڑھنے کی تاکید

کی۔ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو تعلیم کا اس قدر فکر تھا۔ کہ بدر کے موقعہ پر جو کفار قید ہو کر آئے۔ باوجود اس بات کے کہ وہ اسلام کے شدید ترین دشمن تھے۔ باوجود اس بات کے کہ وہ وہی لوگ تھے۔ جنہوں نے مسلمانوں کے خلاف تمام عرب میں دشمنی کی آگ بھڑکائی۔ اور باوجودیکہ اس وقت کے تمدن کے لحاظ سے یہ بالکل جائز ہوتا۔ اگر آپؐ ان تمام کفار کو قتل کر کے اس شورش کا خاتمہ کر دیتے۔ جو اسلام کے خلاف جاری تھی۔ آپؐ نے ان سے کہا۔ کہ اگر تم چاہو۔ تو اپنے جرم کے بدلہ میں جرمانہ ادا کر دو۔ اور آزاد ہو جاؤ۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے مومنوں کو یہی حکم دیا ہے۔ کہ قیدیوں کے متعلق دو ہی صورتیں ہیں۔ اما منًّا بعد و اما فداءً۔ یا تو تم انہیں احسان کر کے چھوڑ دو یا فدیہ لے کر رہا کر دو۔ ان دو باتوں میں سے تم کو اختیار ہے جسے چاہو اختیار کر لو۔ کوئی تیسرا طریق تمہارے لئے جائز نہیں۔ اس پر آپؐ نے ان قیدیوں سے فرمایا۔ اگر تم چاہو۔ تو تم فدیہ دے کر چھوٹ سکتے ہو۔ مگر فرمایا ایک اور صورت بھی ہے۔ جس کے نتیجہ میں تمہارا روپیہ بھی تمہارے گھر میں رہے گا۔ اور تم اپنے فدیہ سے بھی سبکدوش سمجھے جاؤ گے۔ اور وہ یہ کہ تم میں سے ہر ایک پڑھا لکھا شخص مدینہ میں دس دس مسلمانوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دے۔ یہ تعلیم پرائمری جتنی بھی نہیں تھی۔ بلکہ معمولی نوشت خواند تھی۔ چنانچہ بہت سے کفار نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس بات کو مان لیا۔ اور وہ مدینہ میں رہ کر بچوں اور بڑوں کو پڑھاتے رہے۔ اور جب انہوں نے لکھنا اور پڑھنا سکھا دیا۔ تو وہ رہا کر دیئے گئے۔ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کفار کا اس پر چھ مہینے سے لے کر ڈیڑھ دو سال کا عرصہ لگا۔ اس دوران میں ان کا کھانا اور کپڑا مسلمانوں کے ذمہ رہا۔ گویا انہیں تنخواہ بھی ملتی رہی۔ ان کا روپیہ بھی گھر میں رہا۔ اور ان کی طرف سے فدیہ بھی ادا ہو گیا۔

تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تعلیم کو اس قدر اہم قرار دیا ہے۔ کہ آپؐ نے

مسلمانوں کو تعلیم دلانے کے لئے

کافروں کو اپنے گھروں میں رکھ لیا۔ حالانکہ بالکل ممکن تھا۔ مسلمانوں میں شامل رہنے کی وجہ سے انہیں مسلمانوں کی بعض کمزوریوں کا علم ہو جاتا۔ ان کے سامانِ حرب کی کمی کا انہیں پتہ چل جاتا۔ ان کی تعداد کی قلت انہیں معلوم ہو جاتی۔ اور اسی طرح بعد میں وہ اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچا دیتے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس بات کی کوئی پروا نہیں کی۔ آپؐ نے ڈیڑھ دو سال تک کفار کو اپنے اندر رکھا۔ اور چاہا۔ کہ مسلمان لکھنا پڑھنا سیکھ لیں۔ خواہ بعد میں کفار کی طرف سے بعض نقصانات ہی کیوں نہ پہنچ جائیں۔

تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جس چیز کی اتنی قیمت قرار دی ہے۔ اگر ہم اس چیز کی کم قیمت قرار دیں۔ تو در اصل ہم اس محبت کی کمی کا اقرار کرتے ہیں۔ جو ہمیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات سے ہونی چاہیئے۔ صحابہ رضؓ کو تو ہر بات میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اقتداء کرنے کا اس قدر شوق تھا۔ کہ ایک دفعہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ایک جگہ پیشاب کرنے کے لئے بیٹھ گئے۔ چونکہ تھوڑے ہی فاصلہ پر پڑاؤ آنے والا تھا۔ اسلئے کسی نے ان سے کہا۔ کہ آپ نے خواہ مخواہ قافلے کو روکا۔ اور وقت ضائع ہوا۔ جب تھوڑی ہی دیر میں پڑاؤ آنے والا تھا۔ تو آپ کو چاہیئے تھا۔ کہ وہاں پہنچ کر حوائج سے فارغ ہوتے دوسرے اگر آپ نے قافلہ کو روکنا ہی تھا۔ تو فلاں جگہ بھی تو اوٹ تھی۔ آپ وہاں کیوں نہ بیٹھ گئے۔ اتنی دور جا کر آپ کیوں بیٹھے؟ حضرت عبد اللہ بن عمر رضؓ نے جواب دیا۔ خدا کی قسم مجھے پیشاب تو نہیں آیا تھا۔ بات در اصل یہ ہے۔ کہ میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ایک دفعہ اسی جگہ پیشاب کے لئے بیٹھے دیکھا تھا۔ پس میں نے چاہا۔ کہ آپ کی سنت میں میں بھی اس جگہ تھوڑی دیر کے لئے بیٹھ جاؤں۔ تو اُن کا

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عشق

اس قسم کا تھا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہر حرکت کی اقتداء میں خواہ وہ طبعی ہی کیوں نہ ہو۔ وہ ایک لذت اور سرور محسوس کرتے تھے۔ کجا یہ کہ وہ احکام جو شرعی اور قومی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حیثیت رکھتے ہیں۔ ان میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتدار نہ کی جائے۔ ایک زمانہ ایسا گزرا ہے۔ کہ ہر مسلمان پڑھا لکھا ہوا کرتا تھا۔ اور عیسائی اپنے متعلق اس بات پر فخر کیا کرتے تھے۔ کہ ہم اَن پڑھ ہیں۔ چنانچہ مسلمانوں کی پرانی تاریخیں پڑھ کر حیرت آتی ہے۔ کہ اب زمانہ میں کس قدر الٹ انقلاب پیدا ہوگیا ہے۔ ان تاریخوں میں جہاں عیسائیوں کا ذکر آتا ہے۔ وہاں لکھا ہوا ہے۔ کہ عیسائی وہ ہوتا ہے۔ جو اَن پڑھ ہو۔ جس کے کپڑے نہایت غلیظ ہوں۔ جس کے جسم سے بدبو آتی ہو۔ جس نے نہ کبھی غسل کیا ہو نہ خوشبو لگائی ہو۔ اس کے بال بڑھے ہوئے ہوں۔ ان میں جوئیں پڑی ہوئی ہوں۔ اور ناخنوں میں بھی میل جمی ہوئی ہو۔ اور مسلمان وہ ہوتا ہے۔ جو پڑھا لکھا ہو۔ صاف ستھرا ہو۔ غسل با قاعدہ کرتا ہو۔ بال کٹے ہوئے ہوں۔ ناخن ترشوائے ہوئے ہوں۔ کپڑے صاف اور دُھلے ہوئے ہوں۔ اور خوشبو لگی ہوئی ہو۔ مگر آج اس کے

بالکل الٹ نظارہ

نظر آتا ہے۔ چنانچہ جتنی باتیں اس وقت عیسائیوں میں پائی جاتی تھیں۔ وہ آج مسلمانوں میں پائی جاتی ہیں۔ اور جتنی باتیں مسلمانوں میں پائی جاتی تھیں۔ وہ آج عیسائیوں میں پائی جاتی ہیں۔

میں نے اس کے متعلق جو کتاب پڑھی ہے وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سات سو سال کے بعد کی لکھی ہوئی ہے۔ اگر اس وقت کا مصنف آج دنیا میں آجائے۔ اور ہمارے ملک میں پھرے۔ تو وہ دیکھتے ہی کہنے لگ جائے گا۔ کہ یہ عیسائیوں کا ملک ہے۔ اور اگر وہ عیسائیوں کے ملک میں پھرے۔ تو ان کو دیکھتے ہی کہنے لگ جائیگا۔ کہ یہ مسلمانوں کا ملک ہے۔ کیونکہ جو نقائص اس وقت عیسائیوں میں پائے جاتے تھے۔ وہ آج مسلمانوں میں پائے جاتے ہیں۔ اور جو خوبیاں اس وقت مسلمانوں میں پائی جاتی تھیں۔ وہ آج عیسائیوں میں پائی جاتی ہیں۔

تو میں نے خدام الاحمدیہ کے سپرد یہ کام کیا تھا۔ کہ وہ

اَن پڑھوں کو پڑھائیں

اور ان کی تعلیم کا انتظام کریں۔ مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ بعض دوست اخلاص سے تعلیم میں حصہ لے رہے ہیں۔ اور شوق اور تندہی سے اَن پڑھوں کو پڑھا رہے ہیں۔ اور پڑھنے والے بھی دلچسپی سے پڑھ رہے ہیں۔ مگر اس کے مقابلہ میں بعض ایسے لوگ بھی معلوم ہوئے ہیں۔ جو پڑھنے سے جی چراتے ہیں۔ اور بعض وہ لوگ بھی معلوم ہوئے ہیں۔ جو پڑھانے میں حصہ نہیں لے رہے۔ حتیٰ کہ بعض محلوں کے پریذیڈنٹ بھی اس بارہ میں خدام الاحمدیہ کے ساتھ تعاون نہیں کر رہے۔ انہوں نے مجھے ریکارڈ بھجوایا ہے۔ جس کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعض محلوں کے پریذیڈنٹوں کو توجہ دلائی گئی۔ مگر انہوں نے پرواہ ہی نہیں کی۔ اور بعضوں نے تو جواب تک دینے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ حالانکہ اگر وہ کام نہیں کر سکتے۔ تو ان کا دیانتداری کے ساتھ یہ فرض ہے۔ کہ وہ اپنا کام دوسروں کے سپرد کر دیں۔ اور خود پریذیڈنٹی سے الگ ہو جائیں۔ سلسلہ کے عہدے نام کے لئے نہیں۔ بلکہ خدمت کے لئے ہوتے ہیں۔ اور جتنا زیادہ کوئی شخص کام کرتا ہے۔ اسی قدر زیادہ وہ عزت کا مستحق سمجھا جاتا ہے۔ اور جتنا کوئی شخص کم کام کرتا ہے۔ اسی قدر اسکی عزت دلوں میں سے کم ہو جاتی ہے۔ پس مجھے تعجب بھی ہوا اور افسوس بھی۔ کہ بعض محلوں کے

پریذیڈنٹوں نے اپنی ذمہ واری کو قطعاً نہیں سمجھا

اور باوجود اس بات کے کہ جس امر کی طرف انہیں خدام الاحمدیہ کی طرف سے توجہ دلائی گئی تھی۔ وہ ان کے محلہ کے فائدہ کی تھی۔ پھر بھی انہوں نے اسکی پرواہ نہیں کی۔ ان کی مثال بالکل ایسی ہی ہے۔ جیسے کہتے ہیں۔ کہ کوئی ٹھنڈے ملک کا رہنے والا جیٹھ ہاڑ کے دنوں میں دھوپ میں بیٹھا تھا۔ اور قریب ہی اس کے سایہ تھا۔ کسی راہ گزر نے اسے کہا۔ کہ میاں دھوپ میں کیوں بیٹھے ہو۔ سائے میں کیوں نہیں آجاتے۔ وہ کہنے لگا۔ سائے میں بیٹھ تو جاؤں۔ مگر مجھے دوگے کیا؟ آخر وہ محلہ کے پریذیڈنٹ ہیں۔ اور ان کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے محلہ والوں کی تکالیف کو دُور کریں۔ اور ان کی ترقی کا کوئی سامان اگر ان کے امکان میں ہو۔ تو اسے ان کے لئے مہیا کریں۔ کیونکہ پریذیڈنٹ بننے کی غرض خدمت کرنا ہے۔ نہ کہ ایک نام اور عہدے کو حاصل کر کے بیٹھ رہنا۔

پس جب خدام الاحمدیہ کے ممبر ان کے پاس آئے تھے۔ اور انہوں نے کہا تھا۔ کہ ہم اپنے آپ کو ثواب کے لئے آپ کے محلہ کے لوگوں کی خدمت کے لئے پیش کرتے ہیں۔ تو اُن کو چاہیئے تھا۔ کہ وہ ان کے ممنون احسان ہوتے۔ اور سمجھتے۔ کہ یہ ہمارا کام تھا۔ جو خدام الاحمدیہ سرانجام دینے لگے ہیں۔ مگر بجائے اس کے کہ وہ ان کے ساتھ تعاون کرتے۔ انہوں نے یہ سمجھ لیا۔ کہ اب خدام الاحمدیہ ہم پر حکومت جتانے لگ گئے ہیں۔ گویا ان کی مثال بالکل اس ٹھنڈے ملک والے آدمی کی سی ہے۔ جسے کہا گیا۔ کہ تُو سائے میں آجا۔ تو وہ کہنے لگا۔ کہ مجھے دوگے کیا؟ خدام الاحمدیہ نے بھی کہا۔ کہ آیئے ہم آپ کی خدمت کرتے ہیں۔ اور محض اسلیئے کہ ہمیں اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل ہو۔ ہم

ان پڑھوں کی تعلیم کا انتظام

کر دیتے ہیں۔ ہم خود تعلیم دلائیں گے۔ خود معلمین کی نگرانی کریں گے۔ اور انہیں سکھا پڑھا کر آپ کے حوالے کر دیں گے۔ مگر بعض پریذیڈنٹوں نے یہ کیا۔ کہ انہیں جواب تک نہیں دیا۔ گویا انہوں نے اپنے عمل سے کہہ دیا۔ کہ ہمارا اس بات سے کوئی تعلق ہی نہیں۔ تو جہاں مخلصین نے اللہ تعالےٰ کے فضل سے اپنے اخلاص کا ثبوت دیا ہے۔ وہاں بعض نے

غفلت اور سستی

بھی دکھائی ہے۔ چنانچہ بعض کو جب لوگ پڑھانے کے لئے جاتے ہیں۔ تو وہ کہہ دیتے ہیں۔ کہ ہم نے پڑھ کے کیا لینا ہے۔ کیا پڑھنے کے بعد نوکری مل جائے گی۔ یہ ویسا ہی جواب ہے۔ جیسے نماز کے متعلق بعض نادان مسلمان دیا کرتے تھے۔ اب تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل مسلمانوں میں بیداری پیدا ہو چکی ہے۔ اور وہ نماز روزہ کی اہمیت کو سمجھنے لگ گئے ہیں۔ مگر آپ کی بعثت سے پہلے جب انہیں نماز پڑھنے کے لئے کہا جاتا۔ تو وہ جواب میں کہا کرتے۔ کہ نماز پڑھ کر ہم نے کیا لینا ہے۔ کیا نماز پڑھنے سے روٹی مل جائیگی یا کپڑا مل جائے گا۔ یا روپیہ پیسہ مل جائیگا۔ گویا نماز کا بدلہ وہ روٹی اور کپڑے کی شکل میں ڈھونڈا کرتے تھے۔ اسی قسم کا جواب اب بعض احمدیوں نے دے دیا ہے۔ کہ ہم نے پڑھ کر کیا لینا ہے۔ کیا پڑھ کر نوکریاں مل جائیں گی۔ حالانکہ صرف نوکری ہی انسان کے لئے قیمتی شے نہیں۔ بلکہ عقل اور فہم وفراست کی تیزی اس سے بھی زیادہ قیمتی ہیں۔ اگر کسی کو

ذہنی ارتقا حاصل

ہو جائے۔ اس کا علم بڑھ جائے۔ اسکی عقل تیز ہو جائے۔ اور اس کے فہم وفراست میں زیادتی ہو جائے۔ تو کیا یہ کوئی کم فائدہ ہے۔ روپیہ تو ایک ادنیٰ سے ادنیٰ چیز ہے اور پھر روپیہ بھی وہی شخص کماتا ہے۔ جو عالم و ذہین ہو۔ آخر وجہ کیا ہے۔ کہ ایک شخص کروڑوں کروڑ روپیہ کما لیتا ہے۔ اور دوسرا بھوکوں مرتا ہے۔ اسکی وجہ یہی ہے۔ کہ ایک میں علم وفہم کی زیادتی ہوتی ہے۔ اور دوسرے میں علم وفہم نہیں ہوتا۔ پس علم بذات خود ایک نہایت قیمتی اور مفید چیز ہے۔ پھر جو شخص علم والا ہوگا۔ وہ اگر فوج میں جائیگا۔ تو اعلےٰ جرنیل بن جائے گا۔ طب سیکھے گا۔ تو اعلےٰ درجہ کا طبیب حاذق بن جائے گا۔ قانون سیکھے گا۔ تو اعلےٰ درجہ کا بیرسٹر بن جائیگا گویا علم اسے ہر میدان میں ترقی بخش دیگا۔ تو روپیہ سے کسی چیز کی قیمت لگانا نہایت ادنیٰ اور گرا ہوا تخیل ہے۔

علم اپنی ذات میں ایک نہایت قیمتی چیز ہے

خواہ اس کے بعد کسی کو روپیہ حاصل ہو یا نہ ہو۔ دنیا میں جس قدر ادنےٰ اقوام ہیں۔ یہ کیوں ادنیٰ اقوام کہلاتی ہیں۔ اسی لئے کہ ان میں علم نہیں۔ اگر وہ بھی علوم سیکھ لیں۔ تو اچھوت۔ ہریجن اور چوہڑے چمار کے الفاظ ہی متروک ہو جائیں۔ اور ان کے ماضی پر ایسا پردہ پڑ جائے کہ کسی کو معلوم تک نہ ہو۔ کہ وہ بھی کبھی چوہڑے چمار رہ چکے ہیں۔ ہمیشہ نیچ اقوام جب ترقی کرتی ہیں۔ تو رفتہ رفتہ وہ دوسری قوموں میں ملنا شروع ہو جاتی ہیں۔ اور اس طرح وہ

نئی قوموں کا حصّہ

بن کر ایک نئی شکل اختیار کر لیتی ہیں۔ جو ان کی پہلی شکل کے مقابلہ میں بدرجہا بہتر ہوتی ہے۔ جس طرح پانی دودھ میں مل جاتا ہے۔ اور انسان یہ شناخت نہیں کر سکتا۔ کہ دودھ میں پانی ملا ہوا ہے۔ یا نہیں۔ یا جس طرح پھل اور سبزیاں جب انسان کھاتا ہے۔ تو وہ انسان کا جزو بن جاتی ہیں۔ اسی طرح وہ قومیں دوسری قوموں میں مل کر ان کا ایک حصہ اور جزو بن جاتی ہیں۔ کہیں دوسری قوم کے لڑکوں سے ان کی لڑکیاں بیاہی جاتی ہیں۔ کہیں جب لوگ ان کو علم اور تقوےٰ میں بڑھا ہوا دیکھتے ہیں۔ تو وہ اپنی لڑکیاں انہیں دے دیتے ہیں۔ اور اس طرح جب آپس میں رشتے ناطے ہونے لگتے ہیں۔ تو جیسے دودھ میں شکر مل جاتی ہے۔ اسی طرح قومیں آپس میں مل جاتی ہیں۔ اور

ادنیٰ اور اعلےٰ کا امتیاز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاتا رہتا ہے۔ مگر اس کا پہلا قدم تعلیم ہی ہے۔ جب تک تعلیم نہ ہو۔ نہ عقل بڑھتی ہے نہ ذہن میں تیزی پیدا ہوتی ہے۔ نہ فہم و فراست میں زیادتی ہوتی ہے۔ نہ اٹھنے بیٹھنے کے آداب معلوم ہوتے ہیں۔ نہ گفتگو کا طریق معلوم ہوتا ہے۔ نہ بڑوں سے ملنے کا سلیقہ آتا ہے۔ نہ چھوٹوں سے سلوک کرنا آتا ہے۔

مگر جب انسان تعلیم حاصل کرے۔ تو ان تمام باتوں میں وہ ہوشیار ہو جاتا ہے۔ اور گو بظاہر یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں۔ مگر قلوب پر ان کا نہایت گہرا اثر پڑتا ہے۔ جب انسان تعلیم حاصل کرے۔ تو تعلیم سے اسے گفتگو اور نشست برخاست کے وہ تمام آداب معلوم ہو جاتے ہیں۔ جو شرفا میں رائج ہیں۔

مرزا جان جاناں مظہر

ایک بزرگ گذرے ہیں۔ ایک دفعہ ان سے ملنے کے لئے بادشاہ آیا۔ اس کے ساتھ اس کا وزیر بھی تھا۔ وزیر کو پیاس ہوگی۔ تو اس نے صراحی سے جو پاس ہی پڑی ہوئی تھی۔ پانی لیا۔ اور پی کر صراحی پر آبخورہ بجائے سیدھا رکھنے کے لاپرواہی سے ذرا ٹیڑھا رکھ دیا۔ وہ اتنی نازک طبیعت کے تھے۔ کہ اسے برداشت نہ کرسکے۔ اور بادشاہ کی طرف دیکھ کر کہنے لگے۔ اسے کس بے وقوف نے وزیر بنایا ہے۔ اسے تو کوزہ بھی سیدھا رکھنا نہیں آتا۔ گویا بادشاہ پر بھی چوٹ کر گئے۔ اور وزیر کو بھی انہوں نے ملامت کر دی۔ تو اٹھنے بیٹھنے اور

کام کاج کرنے کے طریق

طبائع پر بُرا اثر ڈالتے ہیں۔ ایک ہی کام ہوتا ہے۔ جسے ایک تو خوب سلیقہ اور ہوشیاری کے ساتھ سرانجام دیتا ہے۔ مگر دوسرا ایسے بھونڈے طریق سے کرتا ہے۔ کہ اس سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔ تو آداب اور طریق بات کو کہیں کا کہیں پہنچا دیتے ہیں۔ اور یہ اصول صرف اہم باتوں سے مخصوص نہیں۔ چھوٹے چھوٹے کاموں میں بھی جب کوئی شخص عقلمندی سے کام لیتا ہے۔ تو اس کا وہ کام نہایت خوبصورت دکھائی دیتا ہے۔ لیکن جب دوسرا اسے تہذیب و تمدن کے اصول کے مطابق سرانجام نہیں دیتا۔ تو وہ بدصورت نظر آتا ہے۔ مثال کے طور پر چائے کو دیکھ لو۔ انگریز بھی چائے پیتے ہیں۔ اور ہندوستانی بھی۔ مگر انگریزوں میں یہ رواج ہے۔ کہ وہ

چائے پیتے وقت ہونٹوں کی آواز نہیں نکالتے

لیکن ہندوستانی جہاں چائے پی رہے ہوں۔ قریبًا سب چائے پیتے وقت یہ آواز نکال رہے ہوں گے۔ اس فرق کی وجہ نہایت ہی معمولی ہے۔ اور وہ یہ کہ ہندوستانی چائے پیتے وقت زیادہ گھونٹ لے لیتا ہے۔ مگر انگریز چھوٹے چھوٹے گھونٹ پیتا ہے۔ اور اس طرح آواز پیدا نہیں ہوتی۔ لیکن باوجود اس کے کہ یہ ایک معمولی بات ہے۔

انگریزوں کی مجلس میں

کوئی چائے پیتے وقت آواز نکالے۔ تو سب کی انکھیں اسے دیکھنے لگ جاتی ہیں۔ کہ یہ وحشی کہاں سے آگیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی اس قسم کے کئی آداب سکھائے ہیں۔ مثلاً آپ نے فرمایا۔ کھانا اطمینان اور وقار سے کھاؤ۔ دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ بائیں ہاتھ سے نہ کھاؤ۔ اسی طرح اِدھر اُدھر سے کھانا نہ کھاؤ بلکہ ہمیشہ

اپنے آگے سے کھانا شروع کرو

اور کھانا اس طرح نہ کھاؤ۔ گویا تمہیں اسکی شدید حرص ہے۔ اب دائیں ہاتھ یا بائیں ہاتھ سے کھانا کھانے میں کیا فرق ہے۔ کوئی بہت زیادہ فرق نہیں۔ دائیں سے نہ کھایا بائیں سے کھا لیا۔ یا اس میں کیا حرج ہے۔ اگر کسی نے سامنے سے لقمہ لینے کی بجائے ادھر ادھر سے کھانا کھانا شروع کر دیا۔ کیا ان آداب کو اگر ملحوظ نہ رکھا جائے۔ تو ہیضہ ہو جاتا ہے یا کھانا زہر ہلاہل بن جاتا ہے۔ کچھ بھی نہیں ہوتا۔ جس طرح ایک شخص کا پیٹ بھرتا ہے۔ اسی طرح دوسرے کا پیٹ بھر جاتا ہے۔ تم کوئی ایسی دلیل نہیں دے سکتے۔ جس سے تم یہ واضح کرسکو۔ کہ اس میں یہ فائدہ ہے۔ اور اس میں وہ۔ صرف یہ ایک

تہذیب کی علامت

ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مقرر فرمائی۔ بے شک ان میں فوائد بھی ہیں۔ مگر وہ اتنے باریک ہیں۔ کہ ہر شخص ان کو سمجھ نہیں سکتا۔ لیکن ان پر عمل کرنے سے ایک تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا متبع بن جاتا ہے۔ اور دوسرا جو عمل نہیں کرتا۔ وہ نافرمان بن جاتا ہے۔ اسی طرح یہ سوال کہ لقمہ دو انگلیوں سے لینا چاہیئے۔ یا تین یا چار سے۔ اس میں بھی سنت کے حوالوں سے بڑا بھاری فرق نظر آتا ہے۔ بلکہ جاننے والے جانتے ہیں۔ کہ ہر ملک میں

منہ میں لقمہ ڈالنے کا الگ الگ رواج

ہے۔ کوئی سامنے سے منہ میں ڈالتا ہے۔ اور کوئی پہلو سے۔ جو لوگ سامنے سے لقمہ ڈالتے ہیں۔ وہ جب ان لوگوں کو دیکھتے ہیں۔ جو پہلو سے لقمہ ڈال رہے ہوتے ہیں۔ تو کہتے ہیں۔ یہ کیسے بدتہذیب ہیں۔ انہیں منہ میں لقمہ ڈالنا بھی نہیں آتا۔ اور جو لوگ پہلو سے لقمہ ڈالنے کے عادی ہیں۔ وہ جب ان لوگوں کو دیکھتے ہیں۔ جو سامنے سے لقمہ ڈالتے ہیں۔ تو انہیں تہذیب و تمدن سے ناآشنا قرار دینے لگ جاتے ہیں۔

تو ان باتوں پر رسم و رواج کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ مگر جہاں شریعت کی پسندیدگی کا سوال بھی پیدا ہو جائے۔ وہاں اسکی اہمیت کا انکار کرنا سخت بے وقوفی ہوتی ہے۔ کیونکہ

شریعت کی تمام باتوں میں حکمت ہوتی ہے

چاہے وہ حکمت کسی کی سمجھ میں آوے یا نہ آئے تو یہ سب باتیں تعلیم سے آتی ہیں۔ اور تعلیم کے نتیجہ میں ہی صحیح تمدن پیدا ہوتا ہے۔ سوائے اس کے کہ اللہ تعالےٰ غیب سے کسی کو علم دیدے۔ سو اگر کوئی شخص ایسا ہو۔ تو پھر اسے کسی دنیوی استاد سے تعلیم حاصل کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تھے۔ کہ آپؐ نے کسی انسان سے علم نہیں سیکھا۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ لوگ کہنا شروع کردیں۔ کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پڑھے ہوئے نہیں تھے۔ تو ہم کیوں تعلیم حاصل کریں۔ اگر کوئی شخص ایسا کہتا ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اگر محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرح تم بھی یہ دعوٰے کرو۔ کہ تمہارے ساتھ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے۔ کہ وہ تمہیں خود پڑھائیگا۔ تو ہم تمہیں کبھی لوگوں سے پڑھنے کے لئے نہ کہینگے اور سمجھ لیں گے۔ کہ جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے تمام علوم سکھا دیئے تھے۔ اسی طرح وہ تمہیں تمام علوم سکھا دے گا۔ اس صورت میں اگر تم خدام الاحمدیہ کو یہ جواب دو۔ کہ ہم تمہارے مقرر کردہ استادوں سے نہیں پڑھتے۔ ہمارے ساتھ خدا کا یہ وعدہ ہے۔ کہ وہ آپ ہمیں پڑھائے گا۔ تو ہم تمہارے اس عذر کو تسلیم کرلیں گے۔ اور کہیں گے۔ کہ واقعہ میں تمہیں کسی انسان سے پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ تم کو جو استاد ملا ہے۔ اس سے بڑا اور کوئی استاد ہے ہی نہیں۔ لیکن جب خدا تعالےٰ کا تمہارے ساتھ کوئی وعدہ نہیں۔ اور تم نقل محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کرنا چاہتے ہو۔ جن کو خدا نے تمام علوم سکھائے۔ تو تمہاری مثال بالکل وہی بن جاتی ہے۔ کہ

کوا ہنس کی چال چلا اور اپنی بھی بھول گیا

تم بھی اپنی چال چھوڑ دیتے ہو۔ اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس بات میں نقل کرتے ہو۔ جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے تمام بنی نوع انسان پر امتیاز بخشا ہے۔ پس تم دونوں طرف سے ناکام رہتے ہو۔ نہ تم اپنی کوشش سے کسی علم کو حاصل کرتے ہو۔ اور نہ خدا تمہیں علم دیتا ہے۔ کیونکہ اس کا تمہارے ساتھ کوئی وعدہ نہیں ہوتا۔

پس یاد رکھو۔ ایسے معاملات میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نقل کرنا نادانی اور حماقت ہے۔ اس میں کوئی شُبہ نہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اَنْ پڑھ تھے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے

اَنْ پڑھ ہونے کے یہ معنے نہیں کہ آپؐ کو کوئی علم نہیں آتا تھا

بلکہ صرف یہ معنے ہیں۔ کہ آپؐ نے کسی انسان سے علم نہیں پڑھا۔ ورنہ وہ کونسا علم ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حاصل نہیں تھا۔ اور کونسی وہ نئی بات ہے۔ جس کی مذہب و اخلاق کے لئے ضرورت ہو۔ اور جسے آج تحقیق جدید نے پیش کیا ہو۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیم میں وہ پہلے سے موجود نہ ہو۔

ہم بیسویں صدی میں پیدا ہوئے ہیں۔ اس زمانہ میں ہوئے ہیں۔ جو

علم کا گہوارہ

سمجھا جاتا ہے۔ وہ کتابیں ہمارے مطالعہ میں آتی ہیں۔ جو علوم کے لحاظ سے چوٹی کی کتب سمجھی جاتی ہیں۔ اور وہ لوگ ہمارے دائیں بائیں ہیں۔ جن کا مشغلہ ہر وقت علم پڑھنا اور دوسروں کو پڑھانا ہی ہے۔ مگر میں نے تو آج تک نہ کوئی ایسی کتاب دیکھی۔ اور نہ مجھے کوئی ایسا آدمی ملا۔ جس نے مجھے کوئی ایسی بات بتائی ہو۔ جو قرآن کریم کی تعلیم سے بڑھ کر ہو۔ یا قرآن کریم کی کسی غلطی کو ظاہر کر رہی ہو۔ یا کم از کم قرآن کریم کی تعلیم کے برابر ہی ہو۔ تو محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خدا تعالےٰ نے وہ علم بخشا ہے۔ جس کے سامنے تمام علوم ہیچ ہیں۔

چودھویں صدی علمی ترقی کے لحاظ سے ایک ممتاز صدی ہے۔ اس میں بڑے بڑے علوم نکلے۔ بڑی بڑی ایجادیں ہوئیں۔ اور بڑے بڑے سائنس کے عقدے حل ہوئے۔ مگر یہ تمام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علوم محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے علم کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکے۔ تو ان امور میں محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نقل کرنا محض نادانی اور حماقت ہے۔ یہ خدا تعالےٰ کا آپؐ سے ایک

امتیازی سلوک

تھا۔ اور اس امتیازی سلوک میں کوئی دوسرا آپ کا شریک نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح اگر کسی دوسرے سے خدا تعالےٰ کسی اور امتیازی سلوک کا وعدہ کردے۔ تو اس سلوک میں بھی کوئی اور اس کا شریک نہیں ہوسکتا۔

کہتے ہیں۔ ایک بزرگ تھے۔ جو توکّل کرکے گھر میں بیٹھے رہتے تھے۔ روزی کمانے کے لئے کوئی کام نہیں کیا کرتے تھے۔ جو کچھ خدا انہیں بھیج دیتا۔ وہ کھا لیتے۔ جب لوگ انہیں کہتے۔ کہ آپ سارا دن بے کار رہتے ہیں۔ یہ ٹھیک بات نہیں۔ آپ کو چاہیئے۔ کہ آپ اپنی روزی کے لئے جدوجہد کریں۔ تو وہ کہا کرتے۔ کہ

میں اللہ تعالےٰ کا مہمان ہوں

اور مہمان کا یہ کام نہیں ہوتا۔ کہ وہ خود روٹی پکائے۔ اللہ تعالےٰ مجھے روٹی بھیج دیتا ہے اور میں کھا لیتا ہوں۔ بعض لوگ جو ان کی حقیقت کو نہیں سمجھتے تھے۔ وہ خیال کرتے۔ کہ شاید سستی کی وجہ سے وہ کام نہیں کرتے۔ آخر لوگوں نے ان کے ایک دوست کو جو خود بھی ولی اللہ تھے۔ تحریک کی۔ کہ آپ انہیں سمجھائیں۔ کہ یہ اپنی زندگی برباد نہ کریں۔ اور کچھ کما کر کھایا کریں۔ سارا دن توکل کرکے بیٹھ رہنا اور جدوجہد نہ کرنا یہ اچھی بات نہیں۔ چنانچہ انہوں نے اس بزرگ کو کہلا بھیجا۔ کہ آپ اپنی زندگی کیوں رائیگاں کھو رہے ہیں۔ بہتر ہے کہ آپ کوئی شغل اختیار کریں۔ اور روزانہ تھوڑا بہت کام کر لیا کریں۔ اور جو کمائیں۔ اس سے اپنا گذارہ کیا کریں۔ انہوں نے جواب میں پیغام بھیجا۔ کہ میں اللہ تعالےٰ کا مہمان ہوں۔ اور میرے لئے یہ بالکل ناجائز امر ہے۔ کہ میں کوئی کام کروں۔ جب معمولی رئیس کے گھر میں بھی اگر کوئی مہمان ٹھہرے۔ تو وہ یہ برداشت نہیں کرسکتا۔ کہ اس کا مہمان اپنا کھانا اپنے لئے خود تیار کرے تو میں بھی اگر کھانا پکانے لگوں۔ تو میری اس حرکت کو خدا کب پسند کرے گا۔ وہ یقیناً ناراض ہوگا۔ اور خدا تعالےٰ کی ناراضگی برداشت کرنے کی مجھ میں ہمت نہیں۔ وہ بھی ذہین آدمی تھے۔ انہوں نے جب یہ بات سُنی۔ تو کہلا بھیجا۔ کہ آپ بے شک مہمان ہوں گے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ

مہمانی تین دن ہوتی ہے

اس کے بعد کوئی مہمانی نہیں۔ اور اگر کوئی مہمان بنا رہتا ہے۔ تو وہ دراصل سوال کرتا ہے۔ پس آپ اگر مہمان بھی تھے۔ تو آپ کی مہمانی کب کی ختم ہوچکی ہے۔ اور اب تو آپ سائل ہیں۔ ان کو چونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ وعدہ مل چکا تھا۔ کہ میں خود تیرا متکفل ہوں۔ تجھے اپنے لئے کوئی فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس لئے جب ان کے پاس یہ پیغام پہنچا۔ تو انہوں نے پیغام پہنچانے والے سے کہا۔ کہ میرے بھائی سے کہہ دینا۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان سر آنکھوں پر

مگر میں جس کے گھر کا مہمان ہوں۔ اس کا ایک دن ہزار سال کے برابر ہوتا ہے۔ پس پہلے مجھے تین ہزار سال تک مہمان بنے رہنے دو۔ اس کے بعد اگر میری مہمانی کے ایام بڑھ گئے۔ تو بے شک اعتراض کرنا۔

اب جس شخص کے ساتھ اللہ تعالےٰ کا یہ وعدہ تھا۔ اس نے تو یہ دعویٰ کر دیا۔ مگر یہ نہیں ہوسکتا۔ کہ یہ واقعہ سُنکر تم بھی کام کرنا چھوڑ دو۔ اور کہہ دو۔ کہ جب اس بزرگ کو اللہ تعالےٰ بغیر کام کاج کئے روزی پہنچا دیتا تھا۔ تو ہمیں کیوں نہیں پہنچائے گا۔ اسی طرح بے شک محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نہیں پڑھا اور آخر عمر تک نہیں پڑھا۔ (بعض مورخ لکھتے ہیں۔ کہ آخری عمر میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کچھ لکھنا پڑھنا سیکھ لیا تھا۔ مگر میری تحقیق یہی ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آخر عمر تک لکھنا پڑھنا نہیں سیکھا) مگر اس لئے کہ خدا نے خود آپؐ کو تمام علوم سکھا دیئے تھے۔ اور آپؐ کو اس امر کی ضرورت نہیں تھی۔ کہ اور لوگوں کی شاگردی اختیار کریں۔ لیکن اور کسی شخص کے ساتھ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ نہیں۔ پس دوسروں کا اس امر میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نقل کرنا بالکل بے معنی بات ہے۔ بیشک ہمیں یہ حکم ہے۔ کہ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کامل فرمانبرداری کریں۔ مگر انہی امور میں جو شرعی اور تمدنی ہیں۔ لیکن وہ جو

شرعی اور تمدنی امور

نہیں۔ بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات کے ساتھ وہ امور مخصوص ہیں۔ ان میں اگر کوئی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نقل کرتا ہے۔ تو وہ حد درجہ کی گستاخی اور بے ادبی کرتا ہے۔ مثلاً رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا طریق تھا۔ کہ آپؐ نمازیں پڑھتے تھے۔ روزے رکھتے تھے۔ زکوٰۃ دیتے تھے۔ اور حج کرتے تھے۔ ہمارے لئے بھی ضروری ہے۔ کہ ہم نمازیں بھی پڑھیں۔ ہم روزے بھی رکھیں۔ ہم زکوٰۃ بھی دیں۔ اور اگر ہم میں استطاعت ہو۔ تو ہم حج بھی کریں۔ مگر

ہمارے لئے یہ جائز نہیں کہ ہم نو بیویاں کریں

کیونکہ یہ امر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے مخصوص تھا۔ اور جو شخص اس مخصوص امتیاز میں بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نقل کرتا ہے۔ وہ

اول درجہ کا گستاخ

ہے۔ اور اپنے عمل سے اس بات کا تقاضا کرتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی گرفت اس پر نازل ہو۔ تو اللہ تعالےٰ نے الگ الگ قسم کے احکام دیئے ہوئے ہیں۔ جو نقل والے ہیں وہ اور ہیں۔ اور لوگوں سے علم نہ سیکھنا بھی انہی امور میں سے ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے مختص تھا۔ اور جس میں کوئی دوسرا آپؐ کی نقل نہیں کرسکتا۔ پس میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ

جو لوگ پڑھے ہوئے نہیں وہ علم حاصل کرنے کی طرف توجہ کریں

اور جن کو خدا تعالےٰ نے علم دیا ہوا ہے۔ وہ دوسروں کو پڑھائیں۔ اس وقت علم حاصل کرنے کا خدا تعالےٰ نے ہماری جماعت کو ایک نہایت ہی اعلےٰ موقعہ عطا کیا ہوا ہے۔ اگر کسی شخص نے اپنی غفلت سے اس موقعہ کو کھو دیا۔ تو اس کی بدقسمتی میں کوئی شبہ نہیں ہوگا۔ دوسری قوموں میں یہ بات بھلا کہاں پائی جاتی ہے۔ کہ ان میں سے علم والے اپنے اوقات کی قربانی کرکے دوسروں کو پڑھائیں۔ علم سیکھنا اور علم سکھانا بڑی برکت کا موجب ہوتا ہے۔ اگر ہماری جماعت اس موقعہ کو کھو دے۔ تو یہ ایسا ہی ہوگا۔ جیسے بادشاہ کسی کو خلعت دے۔ اور وہ اسے پھاڑ کر پھینک دے۔ جو شخص خلعت کی قدر نہیں کرتا۔ اسے آئندہ کے لئے خلعت دینے سے گریز کیا جاتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ جب ثواب کے مواقع پیدا کرتا ہے۔ تو جو لوگ ان مواقع کی قدر نہیں کرتے۔ وہ ثواب سے محروم رکھے جاتے ہیں۔ یہ دن بڑی

برکتوں اور رحمتوں کے دن

ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل ہماری جماعت کو حاصل ہیں۔ دوسری قوموں کو یہ قربانیوں اور ثواب کے موقعے حاصل نہیں۔ صرف ہماری جماعت ہی ہے۔ جسے مالی۔ جانی۔ وقتی۔ وطنی اور علمی قربانیوں کے پے در پے مواقع ملتے چلے جاتے ہیں۔ اور دراصل یہی وہ خزانے ہیں۔ جن کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا۔ کہ

مسیح موعود خزانے لٹائے گا۔ مگر لوگ قبول نہیں کریں گے

اس پیشگوئی میں لوگوں سے مراد مسیح موعود کی جماعت نہیں۔ بلکہ عام لوگ ہیں۔ اور مطلب یہ ہے۔ کہ وہ خزانے ایسے نہیں جن سے روٹی ملے۔ بلکہ ایسے ہوں گے۔ جو لوگوں کو روحانی برکات سے مالا مال کردیں گے۔ اور جو مالی اور جانی قربانی کا لوگوں سے مطالبہ کریں گے۔ مگر لوگ انہیں قبول نہیں کریں گے۔ یہاں لوگوں سے مراد آپ کے مرید نہیں۔ بلکہ غیر لوگ ہیں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ وہ ان کو رد کردیں گے۔ مگر وہ لوگ جو آپ کا حصہ اور آپ کی

جماعت میں شامل ہونے کی وجہ سے

آپ کا جزو ہوں گے۔ وہ قبول کریں گے۔ اور ہر قسم کی قربانیوں میں حصہ لے کر روحانی خزانوں سے مالا مال ہو جائیں گے۔

غرض یہ اللہ تعالےٰ کے فضل اور اسکی رحمت کے نزول کے ایام ہیں۔ ان دنوں کی قدر کرو۔ اور انہیں رائیگاں کھو کر

اللہ تعالےٰ کی عطا کردہ خلعت کی بے حرمتی مت کرو

اگر آج ان ثواب کے موقعوں سے تم فائدہ نہیں اٹھاؤ گے۔ تو یاد رکھو۔ یہ زمانہ گذر جائے گا۔ اور پھر نہ ثواب کے یہ مواقع پیدا ہوں گے۔ اور نہ لوگوں کو قربانیوں کی ضرورت محسوس ہوگی۔ ہر قسم کے سامان حکومت کی طرف سے میسر ہوں گے۔ مدرسے جاری ہوں گے۔ یونیورسٹیاں قائم ہوں گی۔ اور ہر اَن پڑھ شخص کو تعلیم دلانے کا حکومت خود انتظام کر رہی ہوگی۔ اس وقت اگر تم کسی کو کہو گے۔ کہ آؤ میں تمہیں پرائمری تک تعلیم دلا دوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو وہ کہے گا۔ تم بے وقوف ہوئے ہو۔ جب سرکاری طور پر ایم۔ اے کی تعلیم حاصل کرنے کا انتظام ہے۔ تو مجھے تمہارا ممنون احسان ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ مگر اب کیسا

مبارک زمانہ

ہے۔ کہ اگر کوئی شخص صرف دستخط کرنا جانتا ہے۔ تو وہ دوسرے کو دستخط کرنا سکھا کر ہی ثواب حاصل کر سکتا ہے۔ اور جسے اردو کے دو حرف آتے ہیں۔ وہ دوسرے کو دو حرف پڑھا کر ہی معلّم بن سکتا ہے۔ اور معلم کوئی معمولی عہدہ نہیں۔ بلکہ بہت بڑا عہدہ ہے۔ لیکن آج یہ عہدہ صرف دو حرف پڑھا کر مل سکتا ہے۔ اور ہر شخص کی زبان سے وہ معلم اور استاد کہلا سکتا ہے۔ پس اس نہایت ہی قیمتی اور ثواب کے موقع کو ہاتھ سے جانے دینا سخت نادانی کی بات ہے۔

(الفضل)

ایک احمدی بھائی کی کہانی اسکی اپنی زبانی

مجھے بہت عرصہ سے **بواسیر** کی مرض نے تنگ کر رکھا تھا۔ ڈاکٹر۔ حکیم اور وید علاج کرکے جواب دے چکے تھے میں تقریباً مایوس ہو چکا تھا۔ کہ اخبار "الفضل" میں پڑھا۔ کہ **حکیم محمد صدیق صاحب پریذیڈنٹ** انجمن احمدیہ **چودھری غلام رسول صاحب** سب انسپکٹر زمیندارہ بنکس سکھیکے منڈی **ملک بشیر احمد صاحب احمدی** قادیان **جالی فارمیسی شاہدرہ** کی تیار کردہ گولیاں **بواسیر** کھانے کے لئے اور مرہم مسوں پر لگانے کے لئے استعمال کرکے خود فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ اور دیگر دوستوں نے بھی اس سے فائدہ اٹھایا ہے۔ آزمائش کے طور پر میں نے بھی ہر دو ادویات منگوائیں۔ امید سے بڑھ کر فائدہ اٹھایا۔ درد اور خون تو دوسرے دن ہی بند ہو گیا۔ میں **بواسیر** کے مریضوں سے سفارش کروں گا۔ کہ وہ مایوس ہونے سے پہلے

جالی فارمیسی شاہدرہ نزد لاہور

کی ہر دو ادویات قیمتی صرف تین روپے منگوا کر استعمال کریں۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ (مینیجر جالی فارمیسی)

جمعِ کشوف و رؤیاء عین منشاءِ مسیح موعود علیہ السلام ہے

شروع شروع میں جبکہ مجھے کشوف و رویاء جمع کرنے کی تحریک ہوئی۔ تو مجھے قطعاً معلوم نہیں تھا۔ کہ اس بارے میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنا ارشاد بھی موجود ہے۔ لیکن مکرم و محترم جناب میر محمد اسمٰعیل صاحب سے اس بارے میں تبادلۂ خیالات کرتے ہوئے معلوم ہوا۔ کہ حضور علیہ السلام نے رویاء و کشوف کے کتابی صورت میں جمع کرنے کے متعلق "نشانِ آسمانی" میں ایک اعلان کیا ہے۔ چنانچہ انہی ایام میں بعض لوگوں نے اپنے کشوف و رویاء کے اشتہارات بھی دیئے تھے۔

ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اس بارے میں ارشاد درج کرتا ہوا احباب کرام سے ملتجی ہوں۔ کہ وہ اس اہم کام کے پورا کرنے کی طرف جلد از جلد متوجہ ہوں۔ تاکہ علاوہ دیگر فوائد کے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منشاءِ مبارک بھی پورا ہو۔

حضرت اقدس زیرِ عنوان **"تبلیغ روحانی"** نشانِ آسمانی کے صـ۳۵ تا صـ۳۷ تک ارشاد فرماتے ہیں:۔

"لہم البشریٰ فی الحیوٰۃ الدنیا۔
اگر خود آدمی کاہل نہ باشد در تلاشِ حق
خدا خود راہ بنماید طلبگارِ حقیقت را

یہ بات قرآن اور حدیث نبویؐ سے ثابت ہے۔ کہ مومن رویاء صالحہ مبشرہ دیکھتا ہے۔ اور ان کے لئے دکھائی بھی جاتی ہے۔ بالخصوص جبکہ مومن لوگوں کی نظریں مطرود اور مخذول اور ملعون اور مردود اور کافر اور دجال بلکہ اکفر اور شر البریہ ہو۔ اس کوفت اور شکستِ خاطر کے وقت میں جو کچھ مکالمات پر از لطف و احسان خداتعالےٰ کی طرف سے مومن کے ساتھ واقع ہوتے ہیں۔ اس کو کون جانتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

بالآخر واضح ہو۔ کہ اس وقت میرا مدعا اس تحریر سے یہ ہے۔ کہ بعض صاحبوں نے پنجاب اور ہندوستان سے اکثر خوابیں متعلق زیارتِ رسول اللہ صلعم اور نیز الہامات بھی اس عاجز کے بارہ میں لکھ کر بھیجے ہیں۔ جن کا مضمون قریباً اور اکثر یہی ہوتا ہے۔ کہ ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے۔ اور یا بذریعہ الہام کے خداتعالےٰ کی طرف سے معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ شخص یعنی یہ عاجز خداتعالےٰ کی طرف سے ہے۔ اس کو قبول کرو۔ چنانچہ بعض نے ایسی خوابیں بھی بیان کیں کہ نبی کریم صلعم نہایت غضب کی حالت میں نظر آئے۔ اور معلوم ہوا۔ کہ گویا آنحضرتؐ روضۂ قدسہ سے باہر تشریف رکھتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں۔ کہ تمام ایسے لوگ جو اس شخص یعنی اس عاجز کو عمداً استا رہے ہیں۔ قریب ہے۔ جو ان پر غضب الٰہی نازل ہو۔ اول اول اس عاجز نے ان خوابوں کی طرف التفات نہیں کی۔ مگر اب میں دیکھتا ہوں۔ کہ کثرت سے دنیا میں یہ سلسلہ شروع ہو گیا۔ یہاں تک کہ بعض لوگ محض خوابوں ہی کے ذریعہ سے عناد اور کینہ کو ترک کرکے کامل مخلصین میں داخل ہو گئے۔ اور اسی بناء پر اپنے مالوں سے امداد کرنے لگے۔ سو مجھے اس وقت یاد آیا۔ کہ براہین احمدیہ کے صـ۲۴۱ پر یہ الہام درج ہے۔ جس کو دس برس کا عرصہ گذر گیا۔ اور وہ یہ ہے۔ " ینصرک رجال نوحی الیہم من السماء" یعنی ایسے لوگ تیری مدد کریں گے جن پر ہم آسمان سے وحی نازل کریں گے۔ سو وہ وقت آگیا۔ اسلئے میرے نزدیک قرین مصلحت ہے۔ کہ جب ایک معقول اندازہ ان خوابوں اور الہاموں کا ہو جائے۔ تو ان کو ایک رسالہ مستقلہ کی صورت میں طبع کرکے شائع کیا جائے۔ کیونکہ یہ بھی ایک شہادتِ آسمانی اور نعمتِ الٰہی ہے۔ اور خداتعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ

واما بنعمۃ ربک فحدث

لیکن پہلے اس کے ضروری طور پر یہ اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ آئندہ ہر ایک صاحب جو کوئی خواب یا الہام اس عاجز کی نسبت دیکھ کر بذریعہ خط اس سے مطلع کرنا چاہیں۔ تو ان پر واجب ہے۔ **کہ خداتعالےٰ کی قسم کھا کر اپنے خط کے ذریعہ سے اس بات کو ظاہر کریں۔ کہ ہم نے واقعی اور یقینی طور پر یہ خواب دیکھی ہے۔ اور اگر ہم نے کچھ اس میں ملایا ہے۔ تو ہم پر اسی دنیا اور آخرت میں لعنت اور عذاب الٰہی نازل ہو۔** اور جو صاحب پہلے قسم کھا کر اپنی خوابیں بیان کر چکے ہیں۔ ان کو دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ مگر وہ تمام صاحب جنہوں نے خوابیں یا الہامات کو قسم کے ساتھ مؤکد کرکے ارسال فرماویں۔ اور یاد رہے۔ کہ بغیر قسم کے کوئی خواب یا الہام یا کشف کسی کا نہیں لکھا جاویگا۔ اور قسم بھی اس طرز کی چاہیئے۔ جو ہم نے بیان کی ہے"۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ:۔

اول۔ ایسے کشوف و رویاء جمع کئے جائیں۔ جن کی بناء پر لوگوں نے احمدیت کو قبول کیا ہے۔

دوم۔ کتابی صورت میں ان کشوف و رویاء کو طبع کرایا جائے۔

سوم۔ خداتعالےٰ کی قسم مؤکد بعذاب کھا کر تحریر کریں۔ اگر کسی کا خواب مؤکد بقسم نہ ہوا۔ تو وہ شائع نہیں کیا جاوے گا۔

چہارم۔ جن لوگوں نے پہلے کشوف و رویاء بھیجے ہوں۔ مگر قسمیہ الفاظ نہ لکھے ہوں۔ وہ دوبارہ قسمیہ الفاظ لکھ کر بھیجیں۔ ہمارے بعض دوست قسمیہ الفاظ لکھتے ہوئے ہچکچاتے ہیں۔ اسلئے حضورؑ کے اس ارشاد کی انہیں ضرور تعمیل کرنی چاہیئے۔ ورنہ ان کے کشوف شائع نہیں ہو سکیں گے۔

پس احباب کرام اسکی پوری تعمیل کرتے ہوئے جلد از جلد اپنے کشوف و رویاء تحریر کرکے بھیجیں۔ اس کے علاوہ خواب یا کشف تحریر کرکے بھیجنے والے حضرات اپنی امتیازی اور صداقت شعاری کے متعلق کم از کم دو مسلم غیر مسلم اور دو غیر احمدیوں کی شہادت بھی ساتھ ہی بھجوا سکیں۔ تو بہت ہی اچھا ہوگا۔ اور اگر اس بارے میں زیادہ شہادتیں مل سکیں۔ تو بہت بہتر ہے۔ والسلام

خاکسار عبدالرحمٰن مبشر (مولوی فاضل) مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان۔

فاروق ایجنسی

دارالامان قادیان سے اگر کسی دوست کو کوئی چیز منگانی ہو۔ ادویات یا دیگر اشیاء۔ تو فاروق ایجنسی قادیان کو براہ راست لکھ کر منگائیں۔ عمدہ اور ارزاں نرخ پر ارسال ہوگی۔ (مینیجر فاروق ایجنسی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبلیغی رپورٹ مشن ہائے تحریک جدید بیرون ہند

سنگاپور مشن

مولوی غلام حسین صاحب ایاز ڈائری مرقومہ ۶ رجون میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ عبدالحمید کے پاسپورٹ کے سلسلہ میں پاسپورٹ آفس اور جسٹس آف پیس وغیرہ دفاتر میں باربار جانا پڑا۔ قریباً آٹھ دس آدمیوں کو تبلیغ کی ایک دوست مسمی جعفر احمدی ہونے کا ارادہ کر چکا ہے۔ لیکن ابھی تک اظہار نہیں کیا۔ اس نے وعدہ کیا ہے۔ کہ جلد وہ محلہ تبدیل کرنے کو ہے۔ اس کے بعد وہ اظہار کر دے گا۔ مولوی صاحب اپنی ترقی اور عزیز و اقارب کے لئے دعا کی التجا کرتے ہیں۔

ہانگ کانگ مشن

چودھری محمد اسحاق صاحب ڈائری محررہ ۱۱ رجون میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں اکثر دوستوں سے خود جاکر ملا۔ اور بہت سے دوست مکان پر بھی ملنے کے لئے آئے۔ جن سے ملاقات کی۔ ان میں سے قابل ذکر مندرجہ ذیل ہیں:۔

(۱) Mr Inster ایک آسٹریلین ہیں۔ دو بار ملا۔ اور تبلیغ کی گئی۔ اور ٹریکٹ بھی دئے۔

(۲) Mr. Dr. Thompson. M.D. امریکن کے مکان پر ملا۔ دونوں میاں بیوی نہایت تپاک سے ملے۔

(۳) مولوی محمد افضل صاحب ایک شیعہ عالم جو خطبہ جمعہ کا باقاعدگی سے مطالعہ کرتے ہیں ان سے تبلیغی گفتگو ہوتی رہی۔

(۴) مسٹر احمد خاں صاحب اور غلام محمد خاں صاحب معزز تعلیم یافتہ پنجابیوں سے ہیں مختلف تبلیغی موضوع زیر بحث رہے۔

روم مشن

ملک محمد شریف صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ آئندہ باقاعدگی سے رپورٹ بھیجیں گے۔ نیز تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ایک انگریزی پمفلٹ کا ترجمہ اٹالین زبان میں البرٹ گوڈ انبو صاحب نے کیا۔ جو فی الحال زیر طباعت ہے۔ نیز تحفہ شہزادہ ویلز کا ۴۵ تا ۵۳ صفحہ تک

اور نماز انگریزی کا بھی ترجمہ کر رہے ہیں۔ باقی نومسلمین اپنے اخلاص اور ایمان میں ترقی کر رہے ہیں۔

جاپان مشن

مولوی عبدالغفور صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں چار اشخاص ملنے کے لئے آئے۔ مسٹر کماتسو بارا کے ساتھ "بائیبل میں رسول مقبول ؐ کے متعلق پیشگوئیاں" کے موضوع پر گفتگو ہوتی رہی۔ انہوں نے کہا۔ کہ یہ میرے لئے بالکل نیا مضمون ہے۔ مسٹر ہوندا سے ایک کتاب "حرکۃ الاسلام" جو جاپانی میں ایک جاپانی نے لکھی ہے۔ اس سے مستعار لی۔ اس میں سے احمدیت کے متعلق کے حصہ کو انگریزی میں ترجمہ کرواکر اخبار میں شائع کرانے کا ارادہ تھا۔ لیکن ترجمہ کا انتظام نہ ہوسکا۔ جو انشاء اللہ بعد میں کر دیا جاوے گا۔ مسٹر تومینا جاپانی زبان کے استاد آئے۔ انہوں نے کہا۔ کہ وہ ملٹری ٹریننگ کے لئے جا رہے ہیں۔ اسی لئے کسی اور استاد کا انتظام کرلو۔ گذشتہ جولائی میں سیلاب آیا تھا۔ اب پھر جولائی قریب آرہی ہے۔ اسلئے میرے پڑوسی مکان چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ اردگرد مکان خالی ہیں۔ باہر آنے جانے میں دقت کے سبب سے ارادہ ہے۔ کہ مکان تبدیل کرلوں۔

(ناظم تبلیغ تحریک جدید)

تحریک جدید کا دواخانہ

معجون قرنفل

معدہ کی خرابی تمام اعضاء پر اثر انداز ہوتی ہے قوت ہاضمہ میں فتور آچکا ہو۔ تو صالح خون کم پیدا ہوتا ہے۔ اور جسم کی نشوونما پورے طور پر نہیں ہوتی بھوک کم لگتی ہے۔ قبض رہتی ہے۔ آنتوں میں خشکی پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں معجون قرنفل اکسیر ثابت ہو چکی ہے۔ معدہ اور آنتوں کو نہایت درجہ قوت پہنچاتی ہے۔ قبض کی شکایت رفع ہو جاتی ہے۔ اور غذا ہضم ہوکر جزو بدن بننے لگتی ہے۔ دماغ کو بھی جلا دیتی ہے۔ قیمت بیس روز کی خوراک ۱؎ ترکیب استعمال:۔ رات کو سوتے وقت ایک تولہ معجون پانی کے ساتھ استعمال کریں۔

ملنے کا پتہ:۔ **ویدک یونانی دواخانہ لمیٹڈ۔ زینت محل دھلی**

فہرست خریداران فاروق جن کو جولائی میں وی پی کئے جاوینگے

گذشتہ پرچہ میں اطلاع دی جاچکی ہے۔ کہ جن خریداران کا چندہ ششماہی اول ۳۰ رجون کو ختم ہو چکا ہے۔ وہ ششماہی دوم کا چندہ جلد بھیجدیں۔ ورنہ ان کے نام سے اخبار بند کر دیا جائیگا۔ آج میں ایسے خریداروں کے اسماء گرامی بطور اطلاع ثانی درج کرتا ہوں کہ وہ چندہ جلد ارسال کریں:۔

- ع۶۱ نور محمد صاحب ذاکر عہ/۸
- ع۹۳ چودھری عنایت اللہ صاحب متعلم عہ/۴
- ع۱۳۷ مولوی غلام علی صاحب مدرس عہ/۸
- ع۱۴۵ مولوی نور الدین صاحب ملن عہ/۴
- ع۱۴۶ سید یوسف صاحب بی۔اے عہ/
- ع۱۸۰ سردار محمد حیات صاحب عہ/۸
- ع۱۸۹ چودھری عبدالمجید خاں صاحب میونسپل کمشنر عہ/۸
- ع۱۹۴ مرزا غلام قادر صاحب مردان عہ/۱۳
- ع۱۹۶ منشی فتح محمد صاحب کوتوالی جالندھر عہ/۴
- ع۲۰۵ محکم الدین صاحب میدتا پور عہ/۸
- ع۲۰۶ مہر محمد یار صاحب سرگانہ نمبردار عہ/۴
- ع۲۱۱ سید محمود خاں صاحب کراچی عہ/۴
- ع۲۲۰ راجہ احمد خاں صاحب چک ع۱۱۹ عہ/۸
- ع۲۲۲ کرنل اوصاف علی خاں صاحب عہ/۸
- ع۲۳۶ میاں محمد حسین صاحب مالوکے عہ/۸
- ع۲۴۰ میاں محمد شریف صاحب سوداگر عہ/۸
- ع۲۵۶ میاں پیر بخش صاحب نینی تال عہ/۴
- ع۲۸۳ میاں قائم علی صاحب چک ناواں عہ/
- ع۲۷۸ سردار فیض اللہ خاں صاحب عہ/۸
- ع۲۹۰ منشی دوست محمد خاں صاحب عہ/۸
- ع۲۹۹ احمدیہ دار المطالعہ طلاق محل عہ/
- ع۳۲۸ چودھری محمد اسلم صاحب لیدرورکس عہ/۸
- ع۳۳۲ منشی رحمت علی صاحب پوسٹمین عہ/
- ع۳۳۹ عبداللطیف صاحب متعلم حسن پور عہ/۴
- ع۳۶۶ شیخ اسلام باری صاحب مدرس عہ/۸
- ع۳۶۸ احسان اللہ ولد رحمت علی صاحب عہ/۸
- ع۳۸۳ منشی خدا بخش صاحب محرر وکیل عہ/۸
- ع۳۸۵ مولوی محمد جعفر خاں صاحب ہیڈ ماسٹر عہ/۸
- ع۳۸۸ حکیم شیخ محمد صاحب سکرٹری انجمن عہ/۸
- ع۳۹۳ چودھری سردار خاں صاحب امیر جماعت عہ/۸
- ع۴۰۳ مرزا احسن دین صاحب مغل عہ/۸
- ع۴۰۴ قریشی عبدالحق صاحب پنشنر عہ/۸
- ع۴۲۶ ملک فضل کریم صاحب سکرٹری تبلیغ عہ/۴
- ع۴۳۴ چودھری جلال الدین صاحب چک ع۲۱ عہ/۸
- ع۴۵۴ منشی عبدالغنی صاحب اوجلہ عہ/۸
- ع۵۹۴ محمد اکرم صاحب لاہور عہ/۸
- ع۴۷۷ چودھری محمد منیر احمد صاحب سرائے غلام نبی عہ/۸
- ع۴۹۷ سید الطاف حسین صاحب رفیق منزل عہ/۸

بقایاداران فاروق

- ع۳۷ چودھری عبدالحق صاحب چک پنیار عہ/۱۱
- ع۵۳ شیخ محمد رمضان صاحب مدرس عہ/۸
- ع۵۷ عبدالرحیم صاحب ہیڈ سلیمانکے عہ/۸
- ع۶۲ سید عنایت حسین شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر عہ/۸
- ع۶۴ حکیم سید شاہ نواز صاحب کھرڑ عہ
- ع۸۵ سید بہاول شاہ صاحب سکرٹری عہ/۸
- ع۹۰ چودھری غلام مصطفےٰ صاحب چک ع۴۳ عہ/۸
- ع۱۰۱ میاں رحمت خاں صاحب کندیاں عہ/۸
- ع۱۲۷ بابو محمد شفیع صاحب کوہاٹ عہ/۸
- ع۱۳۲ سید حسین صاحب ٹین میکر عہ/۸
- ع۱۳۳ چودھری محمد علی صاحب چک ع۲۴۳ عہ/۸
- ع۱۴۸ میاں محمد شفیع صاحب نیچہ بند عہ/۸
- ع۱۸۷ خانصاحب عباد اللہ خاں وکیل عہ/۸
- ع۱۸۵ ملک غلام محمد صاحب مجوکہ عہ/۸
- ع۱۱۱ سردار سرفراز خاں صاحب عہ/۸
- ع۱۰۰ غلام رسول صاحب کلرک عہ/۸
- ع۱۰۶ چودھری کریم بخش صاحب بھاگو پٹی عہ/۸
- ع۲۰۰ ملک عزیز احمد صاحب ڈرافسمین عہ/۱۱
- ع۲۷۵ ملک محمد نواز خاں گھروٹ عہ/۱۴
- ع۳۶۴ شیخ امام الدین صاحب دکاندار ۸/
- ع۱۹۵ عبدالغفور صاحب چک ع۱۸۹ عہ/۱۱

بقایا خریداران بیرون ہند

- ع۲۰۲ مسٹر احمد دین صاحب پوسٹ بکس ع۶۵ عہ/
- ع۲۰۴ غلام محمد صاحب پوسٹ بکس ع۵۵۴ عہ/
- ع۱۷۶ ڈاکٹر ایل۔ ڈی احمد۔ ایم۔بی۔بی۔ایس سنہ ۳۸ و ۳۹ء عہ

نوٹ:۔ ۸/۳۸ء کو ایک پوسٹل آرڈر ۲۰ شلنگ کا آیا تھا۔ جس میں سے سنہ ۳۷ء کا آپ کا چندہ اور سنہ ۳۸ء کا مسٹر محمد اسحاق صاحب کا جمع کیا گیا۔

- ع۶۰۱ ڈاکٹر گوہر الدین صاحب برہما عہ/
- ع۱۶۱ شیخ سراج الدین احمد صاحب سوداگر برہما عہ/
- ع۱۷۵ مسٹر محمد اسحاق صاحب کا خط آیا ہے۔ اور منی آرڈر بھی بابت سنہ ۳۹ء کے چندہ کے ہ وصول ہو گیا ہے۔

مندرجہ بالا جملہ احباب کی خدمت میں مؤدبانہ گذارش ہے۔ کہ اخبار فاروق کا اس قدر قلیل چندہ ہے۔ کہ آج دوسرے کسی اس قسم کے اخبار کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اتنا کم چندہ نہیں ہے۔ اب ظاہر ہے۔ کہ اگر یہ تھوڑی سی رقم بھی پیشگی نہ وصول ہو۔ تو پھر اخبار کا چلنا مشکل ہے۔ اس لئے التماس ہے۔ کہ حسب تفصیل بالا ہر ایک دوست اپنا بقایا و ششماہی دوم کا چندہ بذریعہ منی آرڈر یا دفتر بیت المال قادیان ارسال فرما کر شکریہ کا موقعہ بخشیں۔ مگر ضروری ہے۔ کہ اسکی اطلاع اخبار پہنچنے سے ایک ہفتہ تک دی جائے۔ کہ وہ کس ذریعہ سے یا کب چندہ بھیج دیں گے۔ ان کی اطلاع آنے تک ان کا پرچہ بند رہے گا۔ ایسا ہی دوسرے دوست جو بذریعہ منی آرڈر ارسال کرنا چاہیں وہ جلد بھیج دیں۔ کیونکہ ان کا پرچہ بھی تا وصولی چندہ نہیں بھیجا جائے گا۔ جن کی طرف سے ۱۴ جولائی تک نہ چندہ وصول ہوا۔ اور نہ کوئی اطلاع آئی۔ ان کے نام ۱۵ جولائی ۳۹ء کو وی پی ارسال ہوگا۔ جس کا وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہے۔ اب اس کے بعد کوئی دوسری اطلاع نہ دی جائے گی۔ مینیجر فاروق۔

ضروری اعلان

فاروق خدا کے فضل سے ہر تاریخ مقررہ پر باقاعدہ ڈاکخانہ میں روانہ کیا جاتا ہے۔ اگر کسی دوست کو کسی تاریخ مقررہ کا پرچہ نہ پہنچے تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اطلاع دیں۔ تاکہ ان کو دوبارہ پرچہ بھیجا جائے۔ اگر ہفتہ کے اندر اطلاع نہ آئی۔ تو بعد میں ان کی شکایت کوئی مفید نہ ہوگی۔ نہ ان کو پرچہ مل سکے گا۔ کیونکہ فاروق کی بفضل الہٰی ہر ہفتہ ترقی ہوتی ہے۔ اور جسقدر زائد پرچے طبع کرائے جاتے ہیں۔ وہ جلد ختم ہو جاتے ہیں۔ پھر ان کا ملنا محال ہے۔ اور فاروق کے جملہ خریداران کے پتہ کی چٹیں چھپوائی ہوئی ہیں۔ پھر معلوم نہیں۔ کہ کسی خریدار کو کیوں پرچہ نہیں ملتا۔ ان کو اپنے ڈاک خانہ سے بھی دریافت کرنا چاہیئے۔ مکرم وزیر خاں صاحب جمشید پور سے جو شکایت کرتے ہیں۔ وہ درست نہیں۔ ان کو ہر ہفتہ چھپے ہوئے پتہ پر اخبار جاتا ہے۔ پھر نہ ملنے کی کوئی وجہ نہیں۔ سوائے اس کے کہ ان کا پرچہ راستہ میں گم ہو جاتا ہے۔ تاہم ان کو ہفتہ کے اندر اطلاع دینی چاہیئے۔ ہفتہ کے بعد شکایت فضول ہے۔ (مینیجر)

رپورٹ کارگذاری سکرٹری تحریک جدید نیروبی

مکرمی قاضی عبد السلام صاحب بھٹی سکرٹری عام تحریک جدید جماعت نیروبی کی ماہ اپریل و مئی کی رپورٹ احباب کے ملاحظہ کے لئے اخبار میں شائع کی جارہی ہے۔ قاضی صاحب بڑے اخلاص اور جوش کے ساتھ کام کر رہے ہیں اور اپنے کام کی رپورٹ باقاعدہ دفتر میں ارسال فرماتے رہتے ہیں۔ احباب کو چاہیئے! کہ وہ بھی محترم قاضی صاحب کی طرح سلسلہ کے کام میں لگ جاویں۔ اور اللہ تعالےٰ کی تائید و نصرت حاصل کریں۔ قاضی صاحب نے بعض تجاویز اس رپورٹ میں لکھی ہیں۔ اگر دوست ان پر عمل کرنا شروع کر دیں۔ تو بہت مفید ہوگا۔

"رپورٹ"

(۱) ایک پوسٹر "ہمارا عزم" کے عنوان سے قادیان سے طبع کروا کر یہاں پر احباب کے گھروں میں لگوایا گیا۔ یہ پوسٹر احباب میں بہت مقبول ہوا ہے۔

(۲) تحریک جدید کے متعلق عاجز نے حضور کے ۲۳ خطبات گذشتہ اخباروں سے منتخب کئے ہیں۔ ہر ایک پر نمبر لگا کر ایک سفید کاغذ چپکایا گیا ہے۔ جس پر احباب کی خدمت میں یہ درخواست تحریر کی گئی ہے۔ کہ اس خطبہ کو پڑھ کر نیچے اپنے دستخط کر دیں۔ تاکہ معلوم ہو سکے۔ کہ کون کونسے احباب اس خطبہ کو پڑھ چکے ہیں۔ اور کون کونسے باقی ہیں۔ یہ خطبات ہر اتوار کے دن عاجز دوستوں کے گھروں میں جا کر دے آتا ہے۔ اگلے اتوار کو پہلا نمبر واپس لا کر دوسرا دیا جاتا ہے۔ اور یہ بھی عرض کیا جاتا ہے۔ کہ اپنے بیوی بچوں کو بھی یہ خطبے سناویں۔

(۳) حضور کا ایک تازہ خطبہ مساجد اقصیٰ و مبارک کی توسیع کے لئے چندہ کی تحریک پر آیا۔ جماعت نیروبی کے احباب اس تحریک میں حضور کے ابتدائی ارشاد پر حصہ لے چکے ہیں۔ چند ایک افراد جنہوں نے وعدے ابھی تک نہیں کئے۔ ان سے فراہمی کا کام اب خدام الاحمدیہ نے کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ اس چندہ کی فراہمی کا بیشتر حصہ تحریک جدید کے ماتحت کیا جا چکا ہے۔

(۴) ہر جمعرات کے دن درس قرآن کریم کے بعد جو جناب سید محمود اللہ شاہ صاحب دیتے ہیں۔ یہ عاجز شریعت کے بعض تمدنی اور معاشرتی احکام اور مسائل پڑھ کر سناتا رہا۔

(۵) مسجد میں خموشش تحریک کے طور پر بعض فقرات وقتاً فوقتاً مختلف موقعوں پر خوشخط لکھ لکھ کر رکھے گئے۔

(۶) دوستوں کو مسنون دعائیں یاد کرانے کا سلسلہ عاجز نے خدا کے فضل سے شروع کیا ہے۔ ایک دعا جو گھر سے نکلتے وقت کی ہے۔ عاجز نے اسکی قریباً بیس نقلیں خوشخط ترجمہ کے ساتھ لکھیں اور اتوار کے دن دوستوں کے گھروں میں جا کر ان کے دروازوں پر ایسی جگہ پر چسپاں کیں۔ کہ جو گھر سے نکلتے وقت نظر آجائیں۔ اس کے بعد یہ تجویز بعض دوستوں نے کی۔ کہ ہر شام کو نماز کے بعد یہ دعا دُہرا دی جائے۔ چنانچہ ایک ہفتہ سے یہ دعا عاجز بعد نماز مغرب تین بار دوستوں کو دُہرا دیتا ہے۔ بہت سے احباب کو یاد ہو گئی ہے۔ اور ارادہ ہے۔ کہ اسی طرح ساری مسنون دعائیں احباب کو یاد ہو جائیں۔

(۷) قادیان سے مجلس مشاورت کی رپورٹ بابت ۳۸ء اس غرض سے عاجز نے منگوائی ہے۔ کہ اسمیں جو حضور کی اختتام پر تقریر ہے۔ وہ احباب کو فرداً فرداً خطبوں کی طرح پڑھوا دوں۔ انشاء اللہ العزیز عنقریب اس کا دور شروع کر دیا جائیگا۔ یہ تقریر تحریک جدید کے مقاصد کی طرف لانے کے لئے انشاء اللہ العزیز نہایت مفید و مؤثر ثابت ہو گی۔

(۸) قرآن مجید کے ترجمہ کے لئے نائٹ سکول خدا کے فضل سے باقاعدہ جاری ہے۔ ہفتہ میں تین بار سبق دیئے جاتے ہیں اب خدام الاحمدیہ کی بیداری سے پڑھنے والوں کی تعداد بڑھ گئی ہے۔ حاضری کی تعداد اس وقت قریباً ۱۲ اصحاب تک پہنچ گئی ہے۔ جن میں چھ بچے ہیں۔

(۹) امانت ذاتی میں مکرمی ڈاکٹر عبد اللہ صاحب احمدی کی اہلیہ صاحبہ کی طرف سے ۷۰۰ شلنگ مرکز میں بھیجا گیا۔ امانت جائیداد میں بعض احباب نے ماہوار اقساط کی روانگی میں تسلسل نہیں رکھا تھا۔ انہیں تحریک کی گئی ہے۔"

(انچارج تحریک جدید)

درد گردہ یا گردہ کی پتھری

یہ دونوں نام دراصل ایک ہی بیماری کے ہیں۔ جب گردوں میں پتھری پیدا ہو جاتی ہے تو صرف پیدا ہو جانے سے چنداں تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ ہاں اس قدر معلوم ہوتا ہے۔ کہ گردوں کی جگہ پر ذرا بوجھ سا ہے۔ (گردوں کا مقام کمر سے ذرا اوپر ریڑھ کی ہڈی کے دائیں اور بائیں واقعہ ہے) جن کے گردوں میں پتھری ہوتی ہے۔ ان کو ہمیشہ یا کبھی کبھی قبض ہو جاتا ہے۔ یعنی پاخانہ کھل کر نہیں آتا۔ دیر تک بیٹھنا پڑتا ہے۔ اور بعض لوگوں کو کمر میں درد بھی رہتا ہے۔ گرم اور ترش چیزیں یعنی گوشت۔ سرخ مرچ اچار وغیرہ کھانے سے اور گرم موسم میں سفر کرنے سے پیشاب جل کر آتا ہے۔ اور بعض کو ریت سی چیز پیشاب میں خارج ہوتی ہے۔ لیکن جب پتھری سے چھوٹا سا ٹکڑا ٹوٹ کر پیشاب کی نالیوں میں پھنس جاتا ہے۔ تو پھر خدا کی پناہ۔ شدت سے درد ہوتا ہے۔ جو برداشت سے باہر ہوتا ہے۔ اسی کا نام درد گردہ یا قولنج گردہ ہے۔

علاج:۔ ڈاکٹروں میں تو یہی مشہور ہے۔ کہ اپریشن سے پتھری نکال دی جائے۔ لیکن یہ کوئی آسان کام نہیں ہے۔ جان کا خطرہ اور خرچ زیادہ

ہمارا طرز علاج:۔

"پتھری توڑ عہ"

یہ ایک خاص دوا ہے۔ جو اس بیماری کا کامیاب علاج ہے۔ اس کے استعمال سے پتھری گھل کر پیشاب کے ساتھ خارج ہوتی رہتی ہے۔ حتیٰ کہ ساری خارج ہو جاتی ہے۔ اور گردے بالکل خالی ہو جاتے ہیں۔ یہ دوا تلخ اور بدمزا نہیں۔ قدرے نمکین ہے۔ جو آسانی سے کھائی جاتی ہے۔ تین ماہ تک کھانی چاہیئے۔ تین ماہ کی دوا کی قیمت چھ روپے ہے۔ اور اگر قبض بھی ہو۔ تو قبض کش گولیاں عہ کا استعمال کریں۔ ۶۰ گولیوں کی شیشی کی قیمت ایک روپیہ

دواخانہ و مطب حکیم مولوی نظام الدین

مبلغ ممتاز الاطباء قادیان ضلع گورداسپور

آل انڈیا نمائشوں میں انعام حاصل کرنیوالی

فلیویا رجسٹرڈ عہ۲

ہر عمر کا مرد اس دوائی کی ایک گولی سے اس قدر مردمی طاقت حاصل کرتا ہے۔ جو تجربہ سے ظاہر ہوگی۔ جملہ اعضاء رئیسہ کے لئے یہ دوائی اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ مردانہ قوت کا بینظیر علاج ہے۔ قیمت فی پیکٹ ۸ ؍ محصولڈاک ۸ ؍۔ فلیویا کیمیکل ورکس ۳۷ فرید کوٹ (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیغامی مشن

(از چودھری محمدؐ اسحاق صاحب مجاہد تحریک جدید بیرون ہند)

(۱) اہل پیغام سے خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم کے متعلق استفسار
(۲) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو کسنے مشتبہ کرنے کی کوشش کی؟

خدا شاہد ہے۔ کہ مضمون ہذا سپرد قلم کرتے وقت ایک گونہ درد اور رنج مجھے بیتاب کر رہا ہے۔ خواجہ کمال الدین صاحب وفات پا چکے ہیں۔ ان کا معاملہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ ہے لیکن اہل پیغام اور خصوصاً ان کے ریٹائرڈ جناب ای۔ اے۔ سی چودھری محمدؐ اسمٰعیل صاحب وقتاً فوقتاً اپنے مضامین میں ہمیں نشانہ ملامت بنانے کی ناکام کوشش کرتے رہتے ہیں۔

اسی سال کے ابتدا میں چودھری صاحب موصوف نے "حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کو مشتبہ کیا جا رہا ہے" کے عنوان سے ہمیں اس گناہ کا مرتکب قرار دیا ہے۔ اور سب سے پہلے نمبر پر خواجہ صاحب کو احمدیت اور اسلام کا فدائی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ پس میں ان کی اطلاع۔ توجہ اور جواب کے لئے مندرجہ ذیل مضمون لکھنے پر اپنے آپ کو مجبور پاتا ہوں۔ تاکہ ان پر یہ حقیقت واضح ہو جائے۔ کہ وہی "قدوسی" جس کی تعریف و توصیف میں وہ رطب اللسان ہیں۔ ان کی ایک عمر ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو مشتبہ کرنے کی کوشش میں صرف ہوئی ہے۔

اگر خواجہ صاحب خود آج دنیا میں زندہ موجود ہوتے۔ تو میں بجائے کسی اور کے ان سے خطاب کرتا۔ لیکن آج جبکہ وہ اس جہان میں موجود نہیں۔ اور ان کے مداح بعد وفات ان کی طرف ایسے امور منسوب کر رہے ہیں۔ جن کو خواجہ صاحب سے دور کا بھی کوئی تعلق نہ تھا۔ تو ان "مداحوں" سے گذارش کرنے پر ہی اکتفا ہو سکتا ہے۔

ہم وابستگان دامن خلافت خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم کی زندگی میں وقتاً فوقتاً اس امر کا اظہار کرتے رہے ہیں۔ کہ انہوں نے بروز محمدؐ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) حضرت خاتم الخلفاء جری اللہ فی حلل الانبیاء سیدنا حضرت احمد علیہ السلام کے نام کو حضور کی وفات کے بعد ہمیشہ ہی چھپانے کی کوشش کی۔ حالانکہ "قریب تھا۔ کہ وہ عیسائی ہو جاتے"۔ صرف اور صرف حضرت مسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے احسان اور قوت قدسی نے انہیں اس تاریک و تار گڑھے میں گرنے سے بچا لیا۔ لیکن اس احسان کے بدلے میں ثریا سے ایمان و قرآن لانے والے مسیح قدنی کی تعلیم ناں پاک اور مقدس تعلیم سے جس طرح خواجہ صاحب نے غفلت اور بے پرواہی برتی۔ اس کا نہایت ہی افسوسناک اور تکلیف دہ نتیجہ یہ ہے۔ کہ وہ غیر احمدی دشمنانِ احمدیت جو خواجہ صاحب سے بوجہ ان کے لیکچروں وغیرہ کے متعارف ہیں۔ یہ باور کرنے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہوتے۔ کہ خواجہ صاحب حضرت مسیح الموعود علیہ السلام کے ایک خادم اور شاگرد تھے۔ بلکہ وہ اس بات کے دعویدار ہیں۔ کہ خواجہ صاحب نے اپنی "عالمانہ زندگی" میں حضرت اکرم علیہ السلام کو مسیح الموعود و مہدی موعود یقین کرنا ترک کر دیا تھا۔ بلکہ بعض مواقع پر حضور اکرم کے ان دونوں دعاوی کا صاف الفاظ میں انکار بھی کیا۔ اگر خواجہ صاحب کے "مداحوں" کا یہ بیان درست ہے۔ (چودھری محمدؐ اسماعیل صاحب کا اخلاقی اور مذہبی فرض ہے۔ کہ وہ ان امور کی تحقیقات کے بعد خواجہ صاحب کی پوزیشن صاف کریں۔ جو میں ابھی ذیل میں بیان کرونگا) تو نتیجہ عیاں ہے۔ کہ احمدیت کی تبلیغ کی اشاعت کو ویسے تو خواجہ صاحب پسِ پشت ڈالنے میں ہمیشہ ہی پیش پیش رہے ہیں۔ بلکہ بقول ڈاکٹر سید محمدؐ حسین شاہ صاحب مرحوم غیر ممالک میں تو اشاعت احمدیت کو "سمّ قاتل" خیال کرتے تھے۔ لیکن افسوس کہ ایک زمانہ ان پر ایسا بھی آیا۔ کہ جب بقول اپنے "ممدوحین" خواجہ صاحب نے حضرت اقدس مسیح الموعود علیہ السلام کی شان مسیحیت اور مہدویت تک کا بھی انکار کیا۔

میں متذکرہ دعویٰ کے ثبوت میں مندرجہ ذیل واقعات پیش کرتا ہوں۔

۱۔ سنہ ۱۹۳۸ء میں ملک جہانداد صاحب ریڈیو اوورسیر ہانگ کانگ نے دوران گفتگو میں کہا۔ کہ خواجہ کمال الدین صاحب نے مرزا صاحب میں کچھ ایسی کمزوریاں مشاہدہ کی تھیں۔ کہ ان کو یہ یقین ہو گیا۔ کہ ایسا شخص خدا تعالےٰ کی طرف سے نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ خواجہ صاحب نے مرزا صاحب کا انکار کر دیا انہوں نے مجھ سے وعدہ کیا۔ کہ اپنے اس دعوےٰ کی شہادتیں یا دلائل بھی مہیا کریں گے۔ لیکن وہ اس کے جلدی ہی بعد رخصت پر ہندوستان تشریف لے گئے۔ اور دوبارہ ان سے گفتگو کا موقع نہ ملا۔

ذیل میں اس امر کی تائید میں کہ واقعی ہماری ایسی گفتگو ہوئی۔ ایک ایسے صاحب کی شہادت پیش کی جاتی ہے۔ جو گفتگو کے وقت حاضر تھے۔ مجھے یقین ہے۔ کہ اگر خود مسٹر جہانداد صاحب سے بھی دریافت کیا جائے۔ تو وہ بھی انکار نہ کریں گے۔ آج کل ان کا پتہ یہ ہے:۔

Mr Jahan Dad Village Khodey P.O. Dhab Kalan District Jehlum.

نقل شہادت:۔ میں اللہ تعالےٰ کو حاضر ناظر سمجھ کر شہادت دیتا ہوں۔ کہ سنہ ۱۹۳۸ء میں مسٹر جہانداد صاحب اور چودھری محمدؐ اسحاق صاحب کے درمیان جب خواجہ کمال الدین صاحب کے متعلق گفتگو ہو رہی تھی۔ تو مسٹر جہانداد صاحب نے اس بات پر بحث کی۔ کہ خواجہ صاحب ابتداءً مرزا صاحب کو مانتے تھے۔ اور ان کے پیرو تھے۔ لیکن بعد میں خواجہ صاحب نے مرزا صاحب میں بعض ایسی کمزوریاں دیکھیں۔ کہ ان کے سب دعاوی کا انکار کر دیا۔ مسٹر جہانداد صاحب نے ایک بات بیان بھی کی۔ جو مجھے اب تک یاد ہے۔ دستخط:۔ محمدؐ افضل خاں۔ $\frac{6}{39}$ ۵

۲۔ سنہ ۱۹۳۶ء میں ایک "کفرگر" مولوی عبد العلیم نامی یہاں ہانگ کانگ میں گداگری کے لئے آیا۔ احمدیت کے خلاف اپنے لیکچروں میں بہت زہر اگلا۔ ہماری طرف سے مناظرہ کی دعوت بھی اسکو دی گئی۔ جسے اس نے قبول نہ کیا۔ اسکی اس کمزوری کا علم ہوتے ہوئے بھی کسی نے مخالفت نہ کی۔ غیر احمدیوں میں سے بعض نے جناب صوفی عبد الغفور صاحب سے وعدہ بھی کیا۔ کہ ہم مولوی صاحب کو مناظرہ کے لئے تیار کریں گے۔ لیکن مولوی صاحب نے صاف الفاظ میں کہا۔ کہ میں مناظرے نہیں کیا کرتا۔ غرض غیر احمدیوں کی امیدوں اور آرزوؤں پر عبد العلیم نے پانی پھیر دیا۔ لیکن کسی کو یہ جرأت نہ ہوئی۔ کہ اس سے دریافت کرے کہ پھر مرزا صاحب کے خلاف تقریریں کیوں کرتے ہو۔ جبکہ ان کے خادموں کے ساتھ گفتگو کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ لیکن دوسرے ہی دن جب عبد العلیم نے خواجہ کمال الدین صاحب کو بُرا بھلا کہا۔ تو خواجہ صاحب کے مریدوں نے اس کا ناطقہ بند کر دیا۔ اور اسکی تقریر میں ایسی بدمزگی پیدا کی۔ کہ وہ بہت شکی ہؤا۔ خواجہ صاحب کے مریدوں نے مولوی عبد العلیم کو یہی جواب دیا تھا۔ کہ خواجہ کمال الدین صاحب تو بعد میں احمدی رہے ہی نہیں تھے۔ آپ مخالفت کس لئے کرتے ہو۔ صرف اسی بناء پر باوجود خواہش اور مطالبہ کے انڈین کلب میں مذکورہ مریدان خواجہ صاحب نے عبد العلیم کو لیکچر دینے کی اجازت نہ دی۔ اور اس نے نہایت حسرت بھرے الفاظ میں کہا۔ کہ "قادیان کی دعوتِ ولیمہ اس کلب میں ہو۔ اور مجھے تقریر کرنے کی اجازت بھی نہ ہو"۔ (انہیں ایام میں برادرم صوفی صاحب کی دعوتِ ولیمہ کلب میں ہوئی تھی)

۳۔ مسٹر غلام محمدؐ صاحب کا بیان ہے۔ کہ جب خواجہ صاحب سنگاپور آئے۔ اور چند ہفتے وہاں قیام کیا۔ لیکچرز وغیرہ بھی دئیے۔ میرے والد صاحب محترم نے خواجہ صاحب کی قیام گاہ پر جا کر پرائیویٹ طور پر دریافت کیا۔ کہ کیا آپ مرزا صاحب کو مسیح الموعود اور مہدی موعود یقین کرتے ہیں۔ خواجہ صاحب نے کہا۔ "نہیں" میں مرزا صاحب کو صرف ایک "عالم" سمجھتا ہوں"۔

(مسٹر غلام محمدؐ صاحب اس بیان کی تصدیق کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔)

مذکورہ بیانات کی روشنی میں چودھری محمدؐ اسماعیل صاحب کی خدمت میں مندرجہ ذیل معروضات ہیں:۔

(ا) کیا "قدوسی" کی یہی شان ہوتی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احمدیت کے دشمن ان قدوسیوں کی تعریف و توصیف کے تو راگ الاپیں۔ اور حضور اقدسؑ کی نہ صرف خود مخالفت اور دشمنی کریں۔ بلکہ ان "قدوسیوں" کو بھی اپنا ہمنوا ظاہر کریں۔

(ب) ہم خادمانِ خلافت نے آج تک خواجہ صاحب کی احمدیت سے انکار نہیں کیا۔ (کیونکہ احمدیت کا تعلق دل کے ساتھ ہے) لیکن ان کے مداحوں کا ایک گروہ ان کو "مرزا صاحب" کا مرتد قرار دے رہا ہے۔ کیا ہم حضرت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو مشتبہ کر رہے ہیں۔ یا خواجہ صاحب اپنے عمل سے حضور کی صداقت کو مشتبہ کرنے میں پیش پیش رہے۔ جس کا زندہ ثبوت ان کے مرید موجود ہیں۔ جن کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ خواجہ صاحب نے نہ صرف کبھی احمدیت کا ذکر خود چھپایا۔ بلکہ بعد میں خود بھی احمدیت سے انحراف اختیار کر لیا۔ اور لطف یہ ہے۔ کہ خواجہ صاحب کے یہ مرید اسی ہندوستان کے باشندے ہیں۔ جس میں بقول چودھری صاحب خواجہ صاحب نے "اپنی خداداد قابلیت اور استعداد سے" احمدیت کو "مقبول عام بنا دیا تھا"۔ قطع نظر اس کے کہ خواجہ صاحب کا ہندوستان میں بھی تبلیغی رویہ وہی تھا۔ جو ہندوستان سے باہر۔ میں چودھری صاحب سے دریافت کرتا ہوں۔ کہ اگر خواجہ صاحب نے ہندوستان میں احمدیت کی تبلیغ کی ہے۔ تو نتیجہ کیا ہوا۔ یہی نا۔ کہ ان کی ذات کے تو مداح پیدا ہو گئے۔ لیکن ساتھ ہی وہی لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نہ صرف خود دشمن اور مخالف بنے رہے۔ بلکہ خواجہ صاحب کو بھی اپنے زمرہ میں شمار کرنے لگے۔ اس سے صاف پتہ چلتا ہے۔ کہ خواجہ صاحب نے احمدیت کی تبلیغ کو ہندوستان میں بھی پس پشت ڈالے رکھا۔ ورنہ کم از کم نتیجہ یہ ہونا چاہیئے تھا۔ کہ بوجہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ کے لوگ ان کی مخالفت کرتے۔ جیسا کہ اس وقت تک ہندوستان میں ہمارے ساتھ ہو رہا ہے۔

(ج) پھر میں چودھری صاحب کی خدمت میں یہ بھی عرض کرتا ہوں۔ کہ بے شک "خدا کی طرف سے پکارنے والے" نے ایسی روحوں ہاں پاک روحوں کو "صداقت اور نور" سے بھر دیا تھا۔ جس میں صداقت اور نور کے جذب کرنے کی استعدادیں موجود تھیں۔ ہاں وہی گلشن احمدؐ کے مقدس طیور شجر خلافت پر چہچہا کر تقویٰ اور معرفت کے شیریں ثمرات سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ اور وہ دنیا جہان کے کونے کونے میں اس پکارنے والے کی پکار کو دیوانہ وار پکارتے پھرتے ہیں۔ وذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ اگر خواجہ صاحب نے بھی اس صداقت اور نور کو جذب کیا ہوتا۔ تو وہ بھی اشاعت احمدیت میں اسی طرح حصہ لیتے۔ کامیابی اسی کا نام تھا اور ہے۔

ورنہ جس کامیابی کی طرف آپ اشارہ کر رہے ہیں۔ اگر اسے ہی کامیابی تسلیم کر لیا جائے۔ تو منافقت کس بلا کا نام ہے؟ نیز ناکامیابی کسے کہتے ہیں؟ بخدا ہمیں تو ایسی کامیابی کی ہرگز تمنا اور ضرورت نہیں۔ کہ ہمارا نام تو دنیا کے لوگ عزت سے لیں لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دنیا کا گمراہ کرنے والا قرار دیں۔ کم از کم میں اپنے لئے تو ایسی کامیابی کو ابدی لعنت سمجھتا ہوں۔ جس کو یہ کامیابی حاصل ہوئی۔ وہ نہ اس جہان کا رہا۔ نہ اگلے جہاں کا۔ آج اسلام کا نام احمدیت ہے۔ ورنہ احمدیت سے قبل کے اسلام (جو علماء زمانہ کی طرف سے پیش کیا جاتا تھا) سے تو خود خواجہ صاحب بھی بیزار ہو کر عیسائیت کا اثر قبول کر رہے تھے۔ اور قریب تھا۔ کہ وہ عیسائی ہو جاتے۔ آخر جب حقیقی اسلام یعنی احمدیت کی تعلیم کا مطالعہ کیا۔ تو عیسائیت کی لعنت سے بچے۔ لیکن افسوس صد افسوس اس احسان عظیم کی انہوں نے قدر نہ کی۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ آج ان کے مداحوں نے افراط اور تفریط کی راہیں اختیار کر رکھی ہیں۔ کوئی انہیں آسمان شہرت پر بٹھانے کی کوشش کر رہا تو کوئی احمدیت سے انحراف کرنے والا بتا رہا ہے۔ ہاں کوئی ہمدم دیرینہ خدا لگتی بھی کہہ جاتا ہے۔ اور خود خواجہ صاحب نے تو اپنی آخری عمر میں اپنا ایک رویا رسنا کر فیصلہ ہی کر دیا۔ کیا کوئی ہے۔ کہ خواجہ صاحب کے اس انجام سے سبق حاصل کرے۔ خلافت کے انکار اور مخالفت کا نتیجہ روحانی موت ہے۔ پس ڈرو اور توبہ کرو۔ اب بھی وقت ہے۔ کہ دامن محمود موعود سے وابستہ ہو کر اللہ تعالےٰ کی رحمتوں اور فضلوں کے وارث بنو۔ ؎

مان لو اے ماننے والو کہ اب بھی وقت ہے
راہ حرماں چھوڑ دو رحمت کے ہو امیدوار

وما علینا الا البلاغ ۔ واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین ۔ الداعی الی الخیر محمدؐ اسحاق

چین کا ہفتہ

(فاروق کے خصوصی نامہ نگار کی چٹھی)

ایک گذشتہ فرصت میں چین اور جاپان کے درمیان جنگ کا تذکرہ کرتے ہوئے جاپانیوں کے محاصرہ (Kalungsu بین الاقوامی علاقہ واقع ایموئی (۲) چنکنگ پر جاپانیوں کی تباہ کن بمباری (۳) اور ایک برٹش جہاز کی جاپانیوں کی طرف سے تلاشی کا ذکر کیا گیا تھا۔ اس سلسلہ میں جاپانیوں نے ایک فرنچ جہاز کی بھی نہایت کڑی تلاشی لی۔ ایک برٹش جہاز فوچاؤ بندرگاہ پر مسافر اور جہاز سے کر گیا۔ لیکن جاپانیوں نے اپنے اس مفتوحہ شہر اور بندرگاہ میں جہاز کو آنے کی اجازت نہ دی۔ چنانچہ معہ تمام مسافروں اور سامان کے جہاز "بخیر و عافیت اور باعزت" چار دن کے بعد ہانگ کانگ پہنچ آیا۔

محاصرہ ٹنگسن

ٹنگسن چین کے مشہور ترین شہروں میں سے ایک ہے۔ ایسے تمام بڑے بڑے تجارتی شہروں میں غیر ملکی لوگوں کی تجارت اور دیگر مقاصد متفرقہ کے لئے علیحدہ علیحدہ علاقے مقرر ہیں۔ جن کو Concession کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ مورخہ ۱۳ رجون کو ایک Pro-Japanees چینی (جاپانیوں کے مددگار چینی) کو چار چینیوں نے قتل کر دیا۔ اور برٹش علاقہ ٹنگسن میں پناہ گزیں ہوئے۔ جاپانیوں نے برٹش ذمہ دار افسروں سے ان کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ برٹش افسروں نے ان قاتلوں کو جاپانیوں کے سپرد کرنے سے انکار کر دیا۔ جاپانیوں نے فوری طور پر انگریزی علاقہ کا محاصرہ کر لیا۔ مختصر حالات محاصرہ کا ذکر کرنا خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ جو بھی یہ کوشش کرتا ہے۔ کہ برٹش علاقہ میں داخل ہو۔ اسکی جاپانی اچھی طرح تلاشی لیتے ہیں۔ اور کسی کو تلاشی دینے میں تردد ہو۔ تو گولی کا نشانہ بنا دیتے ہیں۔ اس وقت تک کئی چینیوں کو موت کے گھاٹ اتارا جا چکا ہے۔ ایک روسی کی بھی موت ہوئی ہے۔ انگریزوں کی تلاشی نہایت کڑی نگرانی کے ماتحت لی جاتی ہے۔ ایک انگریز افسر مسٹر Smith نامی کو جاپانیوں نے قید کر رکھا ہے۔ اسکی بیوی نے کپڑے اور سگریٹ پہنچانے کی خواہش کی۔ نیز ڈاکٹر کو دیکھنے کے لئے عرض کی۔ لیکن جاپانی افسروں نے نامنظور کر دیا۔ علاقہ کے کارخانے بند ہو چکے ہیں۔ برٹش فوجی افسر مقیم علاقہ نے جاپانی فوجی افسر سے ملاقات کی خواہش کی۔ لیکن جاپانی افسر نے یہ کہہ کر درخواست نامنظور کر دی۔ کہ ایسی ملاقاتوں کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ لنڈن سے جو اقتصادی دباؤ کی دھمکی جاپانیوں کو دی گئی ہے۔ اس کے جواب میں جاپانیوں نے کہا۔ کہ آپ جو چاہیں کریں۔ آپ کا اقتصادی بائیکاٹ کی دھمکی دینا کوئی معنی ہی نہیں رکھتا۔ جب تک امریکہ آپ کے ساتھ شامل نہ ہو۔ اور ہمیں معلوم ہے۔ کہ امریکہ ہمارا اقتصادی بائیکاٹ نہیں کرے گا۔ روس کا انگریزوں کے ساتھ اگریمنٹ میں التوا در التوا اور امریکہ کے متعلق روس کا یہ بیان سیاسی حلقوں میں حیرت و استعجاب کی نظروں سے دیکھے جا رہے ہیں۔

جاپانی اب محاصرہ اٹھانے کے لئے صرف چار قاتلوں کی واپسی کا مطالبہ ہی نہیں کرتے۔ بلکہ علاوہ ازیں ان کے مندرجہ ذیل مطالبات ہیں:-

۱- انگریز جاپانیوں کی اس بارے میں مدد کریں۔ کہ انگریزی علاقہ میں چینیوں کی طرف سے جو دہشت ناک اور مجرمانہ کارروائیاں ہو رہی ہیں۔ ان کو روکا جاوے۔

۲- اقتصادی روکاوٹیں دور کی جاویں۔

۳- پانچ کروڑ ڈالر جو چینیوں کا انگریزی علاقہ کے بنکوں میں جمع ہے۔ وہ واپس کر دیا جاوے۔

جاپانیوں نے واضح الفاظ میں اس امر کا اظہار کیا ہے۔ کہ اگر انگریزوں یا کسی اور قوم نے جاپانیوں کے خلاف اقتصادی لحاظ سے کوئی ایسا قدم اٹھایا۔ جو جاپان کے لئے مضر ثابت ہوا۔ تو اس نئے صورت حالات کا جاپان نہایت سختی کے ساتھ مقابلہ کریگا۔ ایک ذمہ دار افسر نے ٹنگسن میں کہا۔ کہ اگر انگریز ننگے ہو کر زیر تلاشی نہیں آنا چاہتے تو ان کو چاہیئے۔ کہ چین کی مدد سے دست بردار ہو جائیں۔

جاپانیوں کا ایک اور بندرگاہ پر قبضہ

چین میں بعض خبر ایجاد ایجنسیاں نہایت ہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطرناک خبریں غیر ممالک میں پہنچاتی رہتی ہیں۔ اور بعض ملک اپنے اغراض و مقاصد کے پیش نظر ان کی اشاعت اپنا فرض منصبی سمجھتے ہیں۔ مثلاً عموماً غیر ملکی اخبارات میں ہوتا ہے۔ کہ فلاں علاقہ چینیوں نے واپس لے لیا۔ اور اتنے ہزار بلکہ لاکھ آدمی جاپانیوں کے قتل ہو گئے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ جاپانیوں نے جس علاقہ پر بھی قبضہ کیا ہے۔ وہ واپس نہیں کیا۔ تمام ساحل چین تجارتی بندرگاہیں۔ اور بڑے بڑے صوبے نیز زرخیز صوبے جاپان قبضے میں کر چکا ہے۔ پرسوں ہی ایک اور بڑی بندرگاہ سواٹاؤ Swatow جو ہانگ کانگ اور شنگھائی کے درمیان واقع ہے۔ پر جاپانیوں نے قبضہ کیا ہے۔ چینی افواج نے بالکل کوئی مقابلہ نہیں کیا۔ اور کنٹن کی طرح شہر کو خالی کر کے اور آگ لگا کر چلے گئے۔ اور ڈاکوؤں اور چوروں نے شہر کو خوب لوٹا۔ چین میں ڈاکوؤں کے گروہ پہلے ہی چینی حکومت سے بھی منظم تھے۔ لیکن اب جنگ کے دوران میں ڈاکوؤں کے لئے ڈاکے ڈالنے کے خاص مواقع پیش آتے رہتے ہیں۔ بعض مقامات پر چینی فوجی سپاہی اپنے ہتھیار وغیرہ پھینک کر غیر ملکی علاقوں میں پناہ گزیں ہوتے ہیں۔ ایسے ہتھیار ڈاکوؤں کے قبضے میں آجاتے ہیں۔ چنانچہ ہانگ کانگ میں بھی جہاں کہ ...لم مربع میل میں ۳۶ تھانے ہیں۔ اور ریزرو پولیس کا انتظام بھی کافی ہے۔ آئے دن نہایت ہی دہشت ناک ڈاکے پڑتے ... ہیں۔

لائبریری فنڈ

جیساکہ گذشتہ پرچہ میں یہ شائع ہو چکا ہے۔ کہ اسوقت تک ۱۰۲ پبلک لائبریریوں کے نام اخبار فاروق جاری ہو چکا ہے۔ جس میں سے ستر لائبریریوں کے نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے اور بیس کے نام محترم نواب چودھری ...الدین صاحب نے اور ۱۲ کے نام دیگر مختلف احباب نے چندہ دے کر جاری کرایا ہے۔ لیکن ابھی ہندوستان کی صدہا لائبریریاں ایسی ہیں۔ جہاں سلسلہ کا پرچہ جانا ضروری ہے۔ احباب حسب توفیق اس فنڈ میں رقم ارسال فرما کر ثواب عظیم حاصل کریں۔ تاکہ کم از کم ہندوستان کی تمام لائبریریوں میں تحریک جدید کا اخبار فاروق پہنچ کر آپ کو تبلیغ کا ثواب گھر بیٹھے مل جاوے۔ ہے

(بقیہ صفحہ ہذا کالم ۴ کے نیچے)

وصیتیں

ع ۵۳۸۷۔ منکہ غلام محمد ولد حافظ سعید احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ریٹائرڈ ریلوے ڈرائیور عمر ۵۷ سال تاریخ ۲۳ر جون ۱۹۳۵ء ساکن نیروبی صوبہ کنیا کالونی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ ۴/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری وفات کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

ایک مکان پختہ واقعہ برلب سڑک سرکاری محلہ ڈھوے والی جٹاں لدھیانہ شہر جس کا حدود اربعہ یہ ہے۔ شمال میں سڑک شارع عام سرکار دولتمندار۔ مشرق میں مکان مولوی کریم بخش صاحب جنوب میں مکان ڈاکٹر مولا بخش صاحب اور مغرب میں عبداللہ صاحب جٹ اس مکان کی قیمت اندازاً ۹۰۰۰/-/- یا تقریباً نو ہزار شلنگ ہے۔ اس کے علاوہ ایک مکان پختہ واقعہ برلب نارمن روڈ شہر نیروبی پلاٹ نمبر ۱۵۸۷ اسکی قیمت ۳۰۰۰/-/- شلنگ ہے۔ اس کے علاوہ ایک مکان پختہ واقعہ برلب کنیال روڈ شہر نیروبی پلاٹ نمبر ۱۵۶۵ ہے۔ اسکی قیمت تقریباً ۶۰۰۰/-/- شلنگ ہے اور ایک اور مکان پختہ واقعہ برلب کنیال روڈ شہر نیروبی جس کا پلاٹ نمبر ۲۲۳۵ ہے۔ اسکی قیمت تقریباً ۳۰۰۰/-/- شلنگ ہے۔ ان چاروں مکانوں کی قیمت تقریباً ۱۵۰۰۰/-/- شلنگ ہے۔ اس کے علاوہ میرے پاس ۶۰۰/-/- شلنگ نقد موجود ہے۔ مندرجہ بالا تمام جائیداد کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ میرے بعد ہوگی۔ میں یہ بھی اقرار کرتا ہوں۔ کہ اگر کسی اور ذریعہ سے میری آمدن میں اضافہ ہوگیا۔ تو اس کا ۱/۸ حصہ میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کو تازیست ادا کرتا رہوں گا۔

العبد:۔ غلام محمد ولد سعید احمد۔ گواہ شد محمد امین پسر کلاں موصی۔ گواہ شد محمد لطیف پسر موصی۔ گواہ شد محمد یوسف پسر موصی۔ گواہ شد محمد افضل خان پسر موصی گواہ شد:۔

ع ۵۳۹۲۔ منکہ محمد علی ولد کرم داد قوم آرائیں پیشہ زمیندار عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۴ء ساکن شرق پور ضلع شیخوپورہ حال چک نمبر ۹۱/۱۲ علاقہ بوریوال ضلع ملتان ڈاکخانہ بوریوالا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ ۵/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری جائیداد اس وقت غیر منقولہ کچھ نہیں۔ غیر کی اراضی بٹائی پر لے کر کاشت کرتا ہوں۔ اسکی پیداوار کا آج سے ۱/۹ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کرتا رہوں گا۔ آئندہ اگر غیر منقولہ جائیداد حاصل کروں۔ تو اس کے حصہ بھی ۱/۹ ادا کر کے رسید حاصل کر لوں گا۔ یا میرے بعد میرے ورثاء ادا کرینگے۔

اسکی میری آمد بذریعہ کاشتکاری سالتمام یکصد روپیہ اندازاً ہے۔ اگر زیادہ آمد ہوگی۔ تو بھی ۱/۹ حصہ ہمیشہ ادا کرتا رہوں گا۔

العبد، نشان انگوٹھا محمد علی۔ گواہ شد محمد علی سکرٹری تبلیغ بقلم خود۔ گواہ شد خوشی محمد بی۔ ایس۔ سی ( ) بقلم خود۔ سکرٹری مال انجمن احمدیہ چک نمبر ۵۴۳ ڈاکخانہ چک نمبر ۵۳۹ براستہ بوڑیوالہ ضلع ملتان

ع ۵۳۹۳(۱)۔ منکہ خدابخش ولد ملک فتح محمد قوم سنھوکر پیشہ ملازمت عمر تخمیناً ۲۵ سال بیعت جنوری ۱۹۳۵ء ساکن بگی سنھوکہ ڈاکخانہ جوڑہ کلاں ضلع شاہپور حال خانیوال ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ ۵/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

اس وقت میری کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ میری گذران میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ مجھے بصورت تنخواہ بسلسلہ ملازمت ہوتی ہے۔ میری تنخواہ مبلغ ۲۵/-/- روپے ماہوار ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی آمدنی نہیں ہے۔ میں اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ آئندہ جو میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ہوگی۔ میری یہ وصیت اس پر حاوی ہوگی۔

العبد:۔ خدابخش اہلمد آبادی دفتر ایس ڈی او سول خانیوال۔ گواہ شد ڈاکٹر عبدالرحمن آف موگا۔ گواہ شد شیخ عبدالمجید گھڑی ساز خانیوال منڈی بقلم خود۔

ع ۵۴۰۱۔ میں سعیدہ بیگم بنت چودھری محمد اکبر علی قوم اینفر عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن اکبر منزل قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ر مئی ۱۹۳۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد مندرجہ ذیل ہے:۔

میرا زیور طلائی مبلغ ایک ہزار روپیہ کا ہے۔ اور مبلغ ۴۰۰/-/- روپے میرے پاس نقد ہیں۔ اور مبلغ گیارہ صد روپیہ حق مہر بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ کل مبلغ ۲۵۰۰/-/- روپیہ کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ علاوہ ازیں میرے مرنے کے بعد جو میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ بقلم خود سعیدہ بیگم۔

گواہ شد:۔ غلام اللہ خاوند موصیہ۔

گواہ شد:۔ اکبر علی والد سعیدہ بیگم موصیہ۔

زمیندارہ جماعتوں کی توجہ کے لئے

ضروری اعلان

زمیندارہ انجمنوں کی طرف سے چندہ کی وصولی بہت ہی کم ہو رہی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یا تو زمیندارہ انجمنوں کے عہدہ داران نے ابھی تک چندہ کی وصولی ہی نہیں کی۔ یا اگر کی ہے۔ تو غالباً غلہ کی صورت میں کی ہے۔ اور اب اس غلہ کی فروختگی کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ بہر حال جو بھی صورت ہے۔ اسکی طرف احباب اور عہدہ داران جماعت کو فوری توجہ کرنی چاہیئے۔ اگر ابھی تک چندہ وصول نہیں کیا۔ تو جلد تر سب دوستوں سے چندہ وصول کر کے رقم مرکز میں بھجوائی جاوے۔ اگر چندہ کا غلہ قابل فروخت ہو۔ تو اسے فوراً نرخ مروجہ پر فروخت کر دیا جاوے۔ اور رقم مرکز میں بھجوا دی جاوے۔ نرخ کی گرانی کا ہرگز انتظار نہ کیا جائے۔ (ناظر بیت المال)

اس میں کوئی شرط نہیں۔ کہ کتنی رقم بھیجیں۔ جتنی کی توفیق ہو۔ ایک روپیہ سے لے کر زائد جہاں تک شرح صدر ہو۔ بذریعہ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان یا براہ راست بذریعہ منی آرڈر بنام: